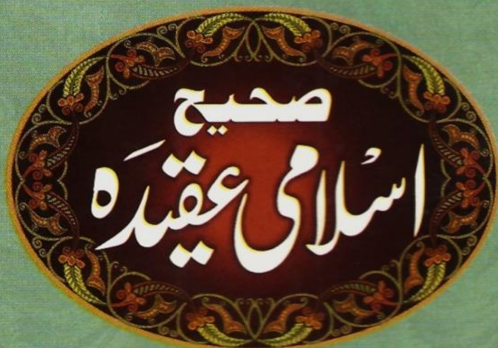


پہلا مرحلہ





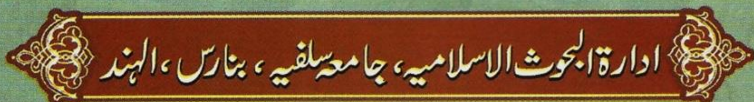
تالیف

عقیدہ کے ماہر اساتذہ کی ایک جماعت

مراجعہ

منتخب علماء

ناشر







دوسرا مرحلہ

صحیح اسلامی عقیدہ

پنجم

تالیف

عقیدہ کے ماہر اساتذہ کی ایک جماعت

مراجعہ

منتخب علماء

ناشر: ادارۃ البحوث الاسلامیۃ، جامعہ سلفیہ، بنارس

سلسلۂ اشاعت : (۴۰۳/۲)

نام کتاب : صحیح اسلامی عقیدہ

تالیف : عقیدہ کے ماہر اساتذہ کی ایک جماعت

مراجعہ : منتخب علماء

ناشر : ادارۃ البحوث الاسلامیہ جامعہ سلفیہ بنارس

اشاعت اول : جمادی الآخرۃ ۱۴۲۶ھ = اگست ۲۰۰۵ء

مطبع : سلفیہ آفسیٹ پریس، وارانسی

پتہ

مکتبہ سلفیہ ، بی ۱۸/۱جی، جامعہ سلفیہ مارگ، ریوڑی تالاب

بنارس-۲۲۱۰۱۰ (الہند)

Maktaba Salafiah, B-18/1 G, Jamiah Salafiah Marg

Reori Talab, Varanasi - 221010 (INDIA)

نواقض ایمان

ناقض اول

کفر

- اس کی تعریف
- اس کے انواع
- کچھ الفاظ وافعال کی مثالیں جو کفر ہیں
- کفر اکبر اور کفر اصغر میں فرق
- ارتداد

۱۔ کفر

اس کی تعریف

کفر لغت میں: ڈھانپنے اور چھپانے کو کہتے ہیں۔

شریعت میں: ایمان کی ضد کو کہتے ہیں، کفر اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لانے کو کہتے ہیں، خواہ تکذیب ہو، یا شک وریب ہو، یا اعراض ہو یا حسد وتکبر کے سبب سے انکار ہو یا بعض خواہشات کی پیروی جو اتباع رسالت سے روکنے والی ہوں، اگر چہ جھٹلانے والا کفر میں سب سے بڑا ہے۔

اس کے انواع: کفر کے دو انواع ہیں

نوع اول: کفر اکبر یہ دین سے خارج کر دیتا ہے اور جہنم میں ہمیشہ رہنے کا موجب ہے، اس کی پانچ قسمیں ہیں۔

قسم اول: کفر تکذیب

یعنی حق کے متعلق واقع کے خلاف خبر دینا یا یہ دعوی کرنا کہ رسول خلاف حق بات لے کر آئے ہیں، اس کی دلیل اللہ سبحانہ کا یہ قول ہے:

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهٗ أَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْكَافِرِيْنَ ۔ (العنکبوت:۶۸)

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا

جب سچی بات اس تک پہونچے تو اس کو جھٹلائے، کیا ایسے کافروں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہے۔

قسم دوم: تصدیق کے ساتھ کفر انکار و تکبر

یہ کہ آدمی اقرار کرے کہ رسول جو کچھ لے کر آئے ہیں وہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے لیکن تکبر وغرور اور حق اور اہل حق کو حقیر سمجھتے ہوئے اس کی اتباع ترک کردے، اللہ تعالی نے فرمایا:

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلاَئِكَةِ اسْجُدُوا لآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۔ (البقرہ:۳۴)

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کردیا اور تکبر کیا وہ کافروں میں سے تھا۔

قسم سوم: کفر شک

یعنی رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی باتوں کے حق ہونے اور اس کی اتباع میں تردد یا اس کے حق ہونے سے متعلق قطعیت میں تردد، اس لئے کہ مطلوب یہ ہے کہ رسول اپنے رب کی طرف سے جو کچھ لائے اس پر یقین ہو کہ حق ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے، اسی سے متعلق یہ بھی ہے کہ اس کے حق ہونے پر اسے ظن غالب ہو لیکن ناحق ہونا بھی جائز ٹھہرائے، یہ کفر ظن ہے، اللہ تعالی نے فرمایا:

وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ قَالَ مَا أَظُنُّ أَنْ تَبِيدَ

هٰذِهِ اَبَدًا، وَمَا اَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِنْ رُدِدْتُ إِلٰى رَبِّىْ لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِنْهَا مُنْقَلَبًا ، قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗ اَكَفَرْتَ بِالَّذِىْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰكَ رَجُلًا ، لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ رَبِّىْ وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّىْ اَحَدًا ۔ (الكهف:۳۵-۳۸)

اور وہ اپنے باغ میں داخل ہوا اور وہ اپنے اوپر ظلم کرنے والا تھا کہنے لگا میں نہیں سمجھتا کہ یہ باغ کبھی ویران ہوگا اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت آئے گی اور اگر مجھ کو اپنے مالک کے پاس پھر جانا پڑا تو اس سے بہتر جگہ پاؤں گا، اس سے اس کے ساتھی نے باتیں کرتے ہوئے کہا کیا تو اس سے منکر ہو گیا جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ سے پھر تجھے تندرست مرد بنا دیا لیکن میں تو یہی کہتا ہوں کہ وہی اللہ میرا رب ہے اور میں اپنے رب کا کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔

لہذا رسول کی لائی ہوئی بات کی سچائی میں جس نے تردد کیا یا جائز قرار دیا کہ حق اس کے خلاف ہوسکتا ہے تو اس نے کفر شک وظن کا ارتکاب کیا۔

قسم چہارم: کفر اعراض

یعنی حق کو چھوڑ دینا اس سے بے رغبت ہو کر اور اس کو ناپسند کرتے ہوئے نہ اسے سیکھے نہ اس پر عمل کرے خواہ اقوال ہوں یا افعال یا اجمالا . وتفصیلا اعتقادات اللہ تعالی نے فرمایا:

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّا اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۔ (الاحقاف:۳)

اور کافروں کو جس چیز سے ڈرایا جاتا ہے- حساب وکتاب حشر ونشر- اس سے منہ پھیر لیتے ہیں

پس رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی باتوں سے جو قول کے ذریعہ اعراض کرے جیسے کہے: میں اس کی اتباع نہیں کروں گا اور اسے عمل میں نہیں لاؤں گا یا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے یا اپنے فعل سے اعراض کرے کہ جب سنے تو کچھ کہنے لگے تا کہ اسے سن نہ سکے، یا اپنی انگلیاں کانوں پر رکھ لے تا کہ اسے سن نہ سکے یا ان جگہوں سے بھاگ جائے جہاں حق کا ذکر کیا جاتا ہے یا اسے سنے لیکن کراہیت کے ساتھ دل کو اس پر ایمان سے اور اعضاء کو اس پر عمل سے پھیر دے تو وہ کفر اعراض والا کافر ہے۔

قسم پنجم: کفر نفاق

یعنی رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی باتوں کی ظاہری اتباع اور دل سے اس کا ترک وانکار ایسا شخص اس پر ایمان ظاہر کرنے والا اور اس سے کفر کو چھپا رکھنے والا ہوتا ہے، اللہ سبحانہ نے فرمایا:

ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۔ (المنافقون:۳)

یہ اس وجہ سے کرتے ہیں کہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہوئے تو ان کے دلوں پر مہر لگادی گئی اب وہ نہیں سمجھتے۔

نوع ثانی: کفر اصغر

یہ دین سے خارج نہیں کرتا، یہ ایسے گناہ ہیں جن کا نام کتاب وسنت میں کفر آیا ہے اور یہ کفر اکبر کی حد تک نہیں پہونچتے ہیں، ان میں سے ایک کفر نعمت ہے جو اللہ تعالی کے اس قول میں مقصود ہے:

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ ۔ (النحل:۱۱۲)

اور اللہ نے ایک بستی کی مثال بیان کی وہاں کے لوگ امن واطمینان سے تھے ہر طرف سے ان کی روزی فراغت کے ساتھ چلی آ رہی تھی پھر انہوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی۔

یہ بستی مکہ ہے، یہ ایسی سرزمین تھی جس میں نہ کھیتی تھی نہ درخت، لیکن اللہ نے ہر جگہ سے اس کے لئے روزی آنے کی سہولت مہیا کر دی تھی، پھر انہیں میں سے ایک رسول ان کے پاس آیا جو انہیں توحید کی دعوت دیتا اور شرک سے روکتا تھا، انہوں نے اسے جھٹلایا اور اللہ کی نعمتوں کا کفر کیا تو اللہ نے انہیں اس کی مخالف حالت کا مزہ چکھایا اور انہیں بھوک اور خوف کا لباس پہنایا، اور یہ ان کے کفر اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کے سبب سے تھا۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے اس قول میں لفظ کفر ہے:

اثنتان فی الناس هما بهم کفر الطعن فی الانساب، والنیاحة علی المیت ۔ (مسلم:۱/۸۲،احمد:۲/۳۷۷)

لوگوں میں دو چیزیں کفر ہیں،نسب میں طعنہ زنی کرنا اور میت پر نوحہ اور واویلا کرنا۔

تکبر،لوگوں پر اظہار عظمت اور ان کی تحقیر کے ساتھ نسب میں عیب جوئی کفر کی شاخ ہے اور کفر اصغر ہے،اور عادات جاہلیت میں سے ہے،اور میت پر بلند آواز سے واویلا کرنا بے صبری اور اللہ کی تقدیر پر ناراضگی و ناپسندیدگی ہے۔

ایسے ہی غیر اللہ کی قسم کھانا ہے:رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

من حلف بغیر الله فقد کفر او اشرك ۔ (ترمذی:۴/۱۱۰، حاکم:۱/۱۸)

جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر یا شرک کیا۔

اور رسول اللہ ﷺ کا یہ قول اسی قسم سے ہے:

سباب المسلم فسوق وقتاله کفر ۔ (بخاری:۱/۱۷،۱۸، مسلم:۱/۸۱)

مسلمان سے گالی گلوچ فسق ہے اور اس سے قتال کفر ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ کا یہ قول اسی قسم سے ہے:

لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض

(بخاری:۱/ ۳۸، مسلم:۱/ ۸۱، ۸۲)

میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

یہ ملت سے خارج کرنے والا کفر اکبر نہیں ہے، اس لئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۔ (الحجرات:۹)

اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرادو

إلى قوله تعالى :

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۔ (الحجرات:۱۰)

مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادو۔

اللہ تعالی نے قتال کرنے والوں کے لئے ارتکاب کبیرہ کے باوجود ایمان ثابت فرمایا ہے۔

نیز اللہ تعالی نے فرمایا:

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِى الْقَتْلٰى ۔ (البقرة:۱۷۸)

مسلمانو جو لوگ تم میں مار ڈالے جائیں ان کا برابر کا بدلہ تم پر فرض

ہے۔

اس میں قاتل سے ایمان کی نفی نہیں کی بلکہ اسے ولی قصاص کا بھائی ٹھہرایا چنانچہ فرمایا:

فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ۔ (البقرۃ:۱۷۸)

پس جس قتل کرنے والے کو اس کے بھائی -مقتول کے وارث- کی طرف سے کچھ معافی دی جائے تو معاف کرنے والا دستور کے مطابق قاتل سے خوں بہا وصول کرے اور قاتل بھلے طریق سے اسے دیت ادا کرے۔

اور یہاں بھائی سے مراد بے شبہ دینی بھائی ہے

ایسے الفاظ وافعال کی مثالیں جو کفر ہیں:

کچھ الفاظ ہیں جنہیں کفر سمجھا جاتا ہے، اور یہ اس بات کو دیکھتے ہوئے کہ ان میں اللہ اس کی شریعت اور اس کے ملائکہ وغیرہ کا استہزاء ہے یا اس لئے کہ ان میں دین کی معلوم چیز کا انکار ہے یا اللہ کی مخلوق کے ساتھ تشبیہ ہے، اسی طرح کچھ افعال ہیں جو انہیں اسباب کی وجہ سے کفر سمجھے جاتے ہیں، ہم ذیل میں کچھ الفاظ وافعال کی مثالیں دے رہے ہیں جو کفر ہیں تاکہ مسلمان ان سے بچیں اور اپنے ایمان وتوحید کو ایسے امور سے بچالیں جو ان میں کمی کرنے والے یا انہیں توڑ دینے والے ہیں:

۱- الفاظ کفر کی مثالیں

۱- اللہ تعالی کو گالی دینا یا اسلام کو گالی دینا یا تمام فرشتوں یا ان میں سے کسی ایک کو گالی دینا

۲- نبی ﷺ کو گالی دینا یا رسولوں میں سے کسی ایک کو گالی دینا

۳- اللہ کا استہزاء اور مذاق اڑانا، یا اس کے فرشتوں یا اس کے رسولوں یا دین کا مذاق اڑانا

۴- کوئی کہے: میں اللہ سے نہیں ڈرتا یا میں اللہ تعالی سے محبت نہیں کرتا

۵- کوئی کہے: بعض لوگوں کے لئے کل کائنات یا بعض چیزوں میں تصرف کرنا ممکن ہے

۶- کوئی کہے: یہودیت یا نصرانیت دین اسلام سے بہتر ہیں یا اس کے مساوی ہیں یا محمد ﷺ کی بعثت کے بعد ان پر عمل جائز ہے

۷- کوئی غیر اللہ کو پکارے اور اس سے ایسی چیز طلب کرے جس پر اللہ کے سوا کوئی اور قادر نہیں جیسے مریض کی شفاء، غائب کو لوٹانا اور حاجات کی تکمیل

۸- کوئی کہے زنا حلال ہے، یا شراب حلال ہے وغیرہ جن کی تحریم پر اجماع ہے

۹- کوئی کہے: کاش میں مسلمان نہ ہوتا، یا کہے میں قصد و اختیار سے

یہودی ہوں یا نصرانی ہوں

۱۰- کوئی کہے اسلام کی تعلیمات ہمارے موجودہ زمانہ کے مناسب نہیں ہیں، اور وہ اس کا اعتقاد رکھے۔

۲- افعال کفر کی مثالیں:

۱- غیر اللہ کو سجدہ کرنا

۲- غیر اللہ کی تعظیم کے لئے ذبح کرنا خواہ بت ہو یا ولی صالح

۳- مصحف اور جس میں اللہ کا ذکر ہوا سے جان بوجھ کر قصدا گندگی کی جگہوں میں ڈال دینا

۴- اللہ کے نازل کئے ہوئے احکام کو چھوڑ کر دوسرے حکموں سے فیصلہ کرنا، اس کے جواز کا اعتقاد رکھتے ہوئے یا یہ کہ اللہ کے نازل کردہ حکموں سے فیصلہ کرنے سے یہ بہتر ہے

۵- جادو کا عمل اور اس کا سیکھنا سکھلانا

۶- تعظیم کرتے ہوئے مزاروں اور صالحین کی قبروں کا طواف کرنا

۷- اہل کفر کے دین کی تعظیم کرتے ہوئے جانتے ہوئے قصدا پسند کرتے ہوئے ان کے کسی شعار کا پہننا جیسے صلیب وغیرہ

۸- اہل کفر کی عبادت جیسے ان کی پوجا وغیرہ میں قصدا جانتے پسند کرتے ہوئے شریک ہونا۔

۹- فساد کے ارادہ سے اسلامی مساجد کو منہدم کرنا وغیرہ

۱۰- مشرکین کے عبادت خانے ان سے راضی ہو کر بنانا جیسے یہود ونصاریٰ کے معبد اور گرجے وغیرہ

کفر اکبر اور کفر اصغر میں فرق

کفر اکبر

- دین سے خارج کر دیتا ہے
- تمام اعمال برباد کر دیتا ہے
- کفر اکبر کا مرتکب ہمیشہ جہنم میں رہے گا
- اس کے مرتکب کا خون اور مال مباح ہوتا ہے
- اس کے مرتکب اور مومنین کے درمیان خالص عداوت واجب کرتا ہے۔

کفر اصغر

- دین سے خارج نہیں کرتا
- تمام اعمال کو برباد نہیں کرتا البتہ ان میں نقص پیدا کرتا ہے اور اس عمل کو برباد کرتا ہے جس سے وہ بلا ہوتا ہے
- اس کا مرتکب جہنم میں اگر داخل ہو گا تو ہمیشہ نہیں رہے گا، اللہ اسے معاف بھی کر سکتا ہے، اسے جہنم میں داخل ہی نہ کرے۔
- اس کے مرتکب کا خون اور مال مباح نہیں ہوتا
- ایمان کے مقدار سے اس سے محبت وموالاۃ کی جائے گی اور کفر کی مقدار

سے اس سے بغض وعداوت رکھی جائے گی۔

مشق

۱-کفر کی لغوی اور شرعی تعریف کرو۔

۲- دین سے خارج کر دینے والے کفر اکبر کے اقسام مع ہر ایک کی دلیل کے بیان کرو۔

۳-کفر اصغر کیا ہے جو دین سے خارج نہیں کرتا اس کی ایک مثال بیان کرو۔

۴-الفاظ کفر اور افعال کفر میں سے ہر ایک کی دو دو مثالیں بیان کرو۔

۵-کفر اکبر اور کفر اصغر کے درمیان اہم فرق کو بیان کرو۔

ارتداد: اس کے معنی، اس کے اقسام اور مرتد کے احکام

ارتداد کے لغوی معنی:

پلٹنا، اللہ تعالی نے فرمایا:

وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰىٓ اَدْبَارِكُمْ ۔ (المائدہ:۲۱)

اور مقابلہ کے وقت پیٹھ مت پھیرو۔

اصطلاحی معنی:

اسلام میں داخل ہونے کے بعد کفر کی طرف پلٹنا جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۔ (البقرہ:۲۱۷)

اور تم میں سے جو لوگ اپنے دین سے پھر جائیں اور کافر ہونے کی حالت میں مرجائیں، ان کے اعمال دنیا اور آخرت میں برباد ہو جائیں گے، یہی لوگ جہنم والے ہیں یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

ارتداد کے اقسام:

نواقض اسلام میں سے کسی ناقض کے ارتکاب سے ارتداد واقع ہوتا ہے، یہ متعدد ہیں لیکن اصلا ان کی چار قسمیں ہیں:

۱-قولی ارتداد: جیسے کوئی اللہ تعالی یا اس کے رسول کو برا کہے یا فرشتوں اور رسولوں کو برا کہے یا ایسے امور میں جن پر اللہ کے سوا کوئی اور قادر نہ ہو غیر اللہ کو پکارے یا غیر اللہ سے فریاد کرے

۲-عملی ارتداد: جیسے غیر اللہ کو سجدہ کرنا، اس کے لئے ذبح کرنا یا قصدا مصحف کی توہین کرنا یا جادو کا عمل کرنا اور اسے سیکھنا سکھلانا اور اباحت کے اعتقاد کے ساتھ اللہ کے نازل کردہ احکام کے علاوہ سے فیصلہ کرنا

۳-اعتقادی ارتداد: جیسے اللہ کے ساتھ کسی اور شریک کا اعتقاد رکھنا، یا حرام کردہ چیزوں میں سے کسی چیز کی اباحت کا اعتقاد رکھنا یا مباح چیزوں میں سے کچھ کو حرام قرار دینا یا دین کے اجماعی واجبات جن کا وجوب دین میں معلوم ومعروف ہے ان میں سے کسی کے وجوب کا اعتقاد نہ رکھنا۔

۴-شک پر مبنی ارتداد: جیسے کوئی ایسی حرام کی ہوئی چیزوں کی تحریم میں شک کرے کہ جس کی تحریم دین اسلام میں معلوم ومعروف ہے۔

ارتداد کے ثبوت کے بعد اس پر مرتب ہونے والے احکام

شرعی عدالت کے ذریعہ کسی شخص کا ارتداد ثابت ہونے کے بعد اس پر چند احکام مرتب ہوتے ہیں:

۱- طلب توبہ کا وجوب: یعنی اسے اسلام کی طرف لوٹنے اور ارتداد کو چھوڑ دینے کی دعوت دینا، جب وہ ایسے لوگوں میں سے ہو جن کی توبہ قبول کی جا سکے، اس کی مدت تین دن ہے، اگر وہ توبہ کرے اور لوٹ آئے تو اس سے اس کو قبول کیا جائے گا

۲- اگر ارتداد پر اصرار کرے تو اسے قتل کر دینا، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من بدل دینه فاقتلوه ۔ (بخاری: ح ۳۰۱۷)

جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کر دو۔

۳- اس کے مال پر پابندی: طلب توبہ کی مدت تک اس میں تصرف نہیں کر سکتا، اگر توبہ کرے تو اس کا مال اس کی طرف لوٹ جائے گا ورنہ مسلمانوں کے بیت المال میں داخل کر دیا جائے گا

۴- اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق: جب بیوی اسلام پر باقی ہو تو شوہر کے ارتداد کے بعد اس کے لئے اس کا کچھ حلال نہیں، الا یہ کہ اس کی انتہاء عدت سے پہلے وہ اللہ سے توبہ کرے

۵- وراثت کا انقطاع: اس کے اور اس کے مسلمان قرابت داروں

کے درمیان، نہ وہ ان کا وارث ہوگا اور نہ وہ لوگ اس کے وارث ہوں گے اس لئے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

لا یرث المسلم الکافر و لا الکافر المسلم ۔ (بخاری: ح ۶۷۶۴، مسلم: ۳/۱۲۳۳)

مسلمان کافر کا وارث نہ ہوگا اور نہ کافر مسلمان کا وارث ہوگا

۶- موت کے بعد مرتد کو غسل نہیں دیا جائے گا نہ کفن پہنایا جائے گا نہ اس پر جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اور نہ مسلمانوں کے قبرستان میں اسے دفن کیا جائے گا

۷- ارتداد پر مرنے کی صورت میں اس پر مخلد فی النار ہونے کا حکم لگایا جائے گا، اس لئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَ اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ ۔ (البقرہ: ۲۱۷)

اور تم میں سے جو لوگ اپنے دین سے پلٹ جائیں اور اسی کفر کی حالت میں مریں ان کے اعمال دنیوی اور اخروی سب غارت ہو جائیں گے، یہ لوگ جہنمی ہوں گے اور ہمیشہ ہمیش جہنم میں ہی رہیں گے۔

مشق

۱-ارتداد کی شرعی تعریف کرو ساتھ ہی تین نواقض اسلام کا ذکر کرو

۲-ارتداد کے ثبوت کے بعد اس پر مرتب ہونے والے چار احکام ذکر کرو

۳-درج ذیل صورتوں میں ارتداد کے انواع کا بیان کرو

ا — علم غیب کا دعوی

ب — اللہ، اس کے رسول اور فرشتوں کو برا کہنا

ج — گندی جگہوں پر مصحف کو ڈال دینا

د — اعتقاد رکھنا کہ سود حلال ہے

ھ — بت کو سجدہ کرنا

و — جادو سیکھنا

ز — نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت میں شک کرنا

ناقض دوم

نفاق

- اس کی تعریف
- اس کے انواع
- نفاق اعتقادی وعملی کی مثالیں
- نفاق اکبر اور نفاق اصغر میں فرق
- فرد اور معاشرہ پر نفاق کا اثر

۲- نفاق

اس کی تعریف:

نفاق اسلام اور بھلائی کے اظہار اور کفر و شرک چھپا رکھنے کو کہتے ہیں اس کا یہ نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ شریعت میں ایک دروازہ سے داخل ہوتا اور اس سے دوسرے دروازہ سے نکل جاتا ہے، اللہ تعالی نے اپنے اس قول میں اسی پر متنبہ فرمایا ہے:

اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ ۔ (التوبہ:٦٧)

بے شک منافق وہی فاسق -یعنی دین سے خارج- ہیں

اور اللہ تعالی نے منافقوں کو کافروں سے بدتر ٹھہرایا ہے، ارشاد فرمایا:

اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۔ (النساء:۱۴۵)

بے شک منافق جہنم کے سب سے نیچے کے درجے میں رہیں گے۔

نیز فرمایا:

اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ يُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۔ (النساء:۱۴۲)

منافق سمجھتے ہیں کہ وہ اللہ کو فریب دیتے ہیں اور وہ نہیں جانتے کہ اللہ ان کو فریب دے رہا ہے

نیز ارشاد ہے:

يُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ إِلَّا اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ، فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۔ (البقرہ:۹،۱۰)

اللہ اور مومنوں سے دغابازی کرتے ہیں وہ اپنے آپ کو دغا دیتے ہیں اور نہیں سمجھتے ان کے دلوں میں بیماری ہے، اللہ نے انہیں اور زیادہ بیمار کر دیا، اور جھوٹ بولنے کی سزا میں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

انواع نفاق

نفاق کے دو انواع ہیں:

نوع اول نفاق اعتقادی:

یہ نفاق اکبر ہے، اس کا حامل اسلام ظاہر کرتا اور کفر چھپائے رکھتا ہے، یہ نوع دین سے بالکل خارج کر دیتی ہے اور اس کا حامل جہنم کے سب سے نچلے گڑھے میں ہوگا۔

اس نفاق کے چھ انواع ہیں:

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلانا

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت میں سے کسی چیز کو جھٹلانا

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھنا

۴ - رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت میں سے کسی چیز سے بغض رکھنا

۵ - رسول اللہ ﷺ کے دین کی پستی سے خوش ہونا

۶ - رسول اللہ ﷺ کے دین کے غلبہ کو ناپسند کرنا

نوع ثانی: نفاق عملی

اس سے مقصود یہ ہے کہ دل سے کفر کے بغیر نفاق کے اعمال میں سے کسی عمل کا ارتکاب کرنا، اس کی صورت یہ ہے کہ دل میں اصل ایمان باقی رہے، نفاق عملی سے متصف دین سے خارج نہیں ہوتا لیکن بڑے خطرہ سے گھرا ہوتا ہے، وہ ایمان اور بعض اوصاف نفاق کا جامع ہوتا ہے۔

نفاق اعتقادی و عملی کی مثالیں:

۱- نفاق اعتقادی کی مثالیں:

۱- کوئی کہے کہ رسول نے دین کے امور میں سے جو فلاں فلاں بات بتائی ہے میں اس کی تصدیق نہیں کرتا۔

۲ - یہ کہ انسان رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے احکام میں سے کسی کو ناپسند کرے، جیسے: نماز، یا حج یا زکوٰۃ۔

۳ - یہ کہ کسی معین معرکہ میں مشرکین کے مقابلہ میں مسلمانوں کی شکست سے کوئی شخص خوش ہو۔

۴ - یہ کہ کوئی شخص مشرکوں پر مسلمانوں کی فتح سے رنجیدہ ہو۔

۲-نفاق عملی کی مثالیں:

۱-یہ کہ انسان کسی چیز کا وعدہ کرے اور اس کی نیت اس وعدہ سے بے وفائی ہو۔

۲-یہ کہ انسان بات کرے اور اپنی بات میں جھوٹ بولے

۳-یہ کہ کسی انسان کے پاس کسی معین چیز کی امانت رکھی جائے تو وہ امانت میں خیانت کرے، اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا یہ قول ہے:

آية المنافق ثلاث: إذا حدث كذب، إذا وعد أخلف، وإذا أئتمن خان. (بخاری: ح ۳۳، مسلم: ۱/ ۷۸)

منافق کی تین علامتیں ہیں جب بات کرے تو جھوت بولے جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

نفاق اکبر اور نفاق اصغر میں فرق

۱-نفاق اکبر دین سے خارج کر دیتا ہے اور اعمال کو برباد کر دیتا ہے، یہ حقیقت میں کفر اکبر کے انواع میں سے ایک نوع ہے، اور نفاق اصغر دین سے خارج نہیں کرتا ہے جب اسے ریا اور شہرت کے لئے انجام دے

۲-نفاق اکبر اعتقاد میں ظاہر و باطن کے درمیان تناقض کا نام ہے اور نفاق اصغر اعتقاد کے بجائے اعمال میں ظاہر و باطن کے درمیان تناقض کا نام ہے

۳- نفاق اکبر مومن سے صادر نہیں ہوتا لیکن نفاق اصغر مومن سے صادر ہوسکتا ہے۔

۴- نفاق اکبر سے متصف اکثر توبہ نہیں کر پاتا اور اگر توبہ کرے تو اللہ تعالی کے یہاں اس کی توبہ کی قبولیت میں اختلاف ہے لیکن نفاق اصغر سے متصف توبہ کرسکتا ہے تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کرے گا۔

فرد اور معاشرہ پر نفاق کا اثر

نفاق خواہ عملی ہو یا اعتقادی فرد اور مسلم معاشرہ پر دونوں کے بڑے خطرناک اثرات ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

۱- اگر نفاق اعتقادی ہو تو انسان کا اسلام سے خارج ہو جانا اور اس کا جہنم میں داخل ہونا اور بدترین عذاب میں مبتلا ہونا، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا﴾ (النساء:۱۴۵) بے شک منافقین جہنم کے سب سے نیچے کے درجے میں رہیں گے اور ان کا کوئی مددگار نہ پاؤ گے۔

۲- انسان بدترین صفات سے متصف ہو جاتا ہے، اگر اس کا فعل نفاق عملی کے جنس سے ہو تو منافقین کی صفات میں سے یہ ہے کہ اس کا ایمان ناقص ہو جاتا ہے اور وہ مذمت کا مستحق ہوتا ہے۔

۳- معاشرہ کے افراد میں بغض وعداوت کا پھیلاؤ ہوتا ہے، اور بعض کے عملی یا اعتقادی نفاق سے متصف ہونے سے آپس کا اعتماد ختم ہو جاتا ہے

۴ - معاشرہ کی کمزوری اور ٹوٹ پھوٹ اور محیط خطرات کے مقابلہ کی عدم قدرت، اور اعتقادی نفاق رکھنے والے منافقوں کی تعداد جب زیادہ ہو جائے تو دشمنوں سے مقابلہ کی عدم استطاعت، یہ لوگ اندرونی طور پر معاشرہ کے لئے خطرناک اور بدترین دشمن ہوتے ہیں، یا ان میں عملی نفاق سے متصف منافق ہوں تو آپس مین عداوت قطع تعلقی اور بغض وغیرہ پایا جاتا ہے جس سے داخلی محاذ غیر متحد اور پراگندہ ہوتا ہے۔

مشق

۱- نفاق کی لغوی اور شرعی تعریف کرو۔

۲- دین کیلئے زیادہ خطرناک کون ہیں؟ کفار یا منافقین؟ اور کیوں؟

۳- نفاق اکبر کیا ہے؟ اس کی تعریف کرو اور اس کے انواع کا ذکر کرو۔

۴- نفاق عملی کیا ہے؟ اس کی مثال بیان کرو۔

۵- نفاق اکبر اور نفاق اصغر کے درمیان اہم فرق بیان کرو۔

۶- فرد اور معاشرہ پر نفاق کے بعض برے اثرات واضح کرو۔

۷- درج ذیل حالات میں نفاق اعتقادی اور نفاق عملی بیان کرو۔

ا — رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کے بعض احکام کی تکذیب۔

ب — مسجد میں نماز باجماعت سے سستی برتنا۔

ج — رسول اللہ ﷺ کے دین کے غلبہ کو ناپسند کرنا۔

د — بات چیت میں جھوٹ بولنا۔

ھ — جھگڑے میں بدزبانی کرنا۔

و — وعدہ خلافی کرنا۔

ناقض سوم

شرک

- اس کی تعریف
- ہم شرک کو کیوں پڑھتے ہیں؟
- شرک کے واقع ہونے کا سبب
- کیا اس امت میں بھی شرک واقع ہوتا ہے؟
- شرک کے انواع
- نوع اول شرک اکبر
- نوع ثانی شرک اصغر
- شرک اکبر اور شرک اصغر میں فرق
- فرد اور معاشرہ پر شرک کے برے اثرات

۳-شرک

اس کی تعریف:

عبادت کے انواع میں سے کسی کا غیراللہ کے لئے انجام دینا

ہم شرک کو کیوں پڑھتے ہیں:

ہم متعدد اسباب کی وجہ سے شرک کو پڑھتے اور اس کا علم حاصل کرتے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

۱- شرک انسان سے واقع ہونے والا سب سے بڑا گناہ ہے، یہ اللہ تعالی کے غضب کا باعث ہے اور جہنم میں ہمیشہ رہنے کا سبب ہے، لہذا اس کا جاننا واجب ہے تاکہ ہم اس سے بچیں اور اس میں واقع نہ ہوں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إنما تنقض عرى الاسلام عروة عروة إذا نشأ في الاسلام من لم يعرف الجاهلية.

جب اسلام میں ایسا شخص نشو ونما پائے جو جاہلیت کو نہ جانتا ہو تو اسلام کی گرہیں ایک ایک کر کے کھلتی جاتی ہیں

یہ بات معلوم ہے کہ خطرہ کے مقام کا جاننا انسان پر واجب ہے تاکہ اس سے بچے

۲-توحید اللہ تعالی کا واجب حق ہے اسی لئے شرک سب سے بڑا ظلم

ہے، اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ (لقمان:۱۳)
بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے، اسی لئے انسان پر واجب ہے کہ شرک کو جانے تا کہ ایسی چیز میں واقع نہ ہو جو اس کی توحید کے مخالف ہو اور اس کے رب کے حق کو ضائع کر دے اور وہ شرک کے ساتھ سب سے بڑے ظلم سے متصف ہو جائے۔

شرک کے واقع ہونے کا سبب

بنی آدم میں شرک کے وقوع کا سبب عموماً صالحین سے متعلق غلو ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوْثَ وَ يَعُوْقَ وَنَسْرًا۔ (النوح:۲۳)

اور وہ آپس میں کہنے لگے اپنے معبودوں کو مت چھوڑنا اور نہ ود نہ سواع اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو چھوڑنا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

كان هؤلاء رجالا صالحين في قوم نوح ، فلما ماتوا أوحى الشيطان إلى قومهم أن انصبوا لهم انصابا فعكفوا عليها، حتى إذا طال عليهم الأمد عبدوهم ۔ (بخاري: ح۴۹۲۰)

یہ قوم نوح کے صالح مرد تھے جب یہ مر گئے تو شیطان نے ان کی قوم

کو اشارہ کیا کہ ان کے لئے مجسمے بنادو پھر وہ ان پر اعتکاف کرنے لگے، پھر جب ان پر ایک لمبی مدت گذر گئی تو ان کی عبادت کرنے لگے۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ توحید کے لئے خطرناک امور میں سے یہ ہے کہ وفات پائے ہوئے صالحین کی شان میں غلو کیا جائے ان کے لئے مقابر و مزارات تعمیر کئے جائیں ان کے لئے اعتکاف کیا جائے اور اللہ کے سوا ان کے لئے عبادت انجام دی جائے، یہ شرک کے عظیم دروازوں میں سے ہے

کیا اس امت میں بھی شرک واقع ہوتا ہے؟

بے شک اس امت میں شرک کے بہت سے انواع عملا واقع ہوئے ہیں، ان میں سے ایک تو وہ ہے جو صدیوں پہلے ہوا اور ابھی موجود ہے، یعنی صالحین کے ذریعہ شرک، اور ان کے لئے عبادت اور نذر ادا کرنا، ان کی قبروں کے پاس اعتکاف کرنا اور اللہ کو چھوڑ کر ان سے دعا کرنا یہ بہت سے اسلامی ملکوں میں موجود دیکھا جا رہا ہے، جس کا کوئی عاقل انکار نہیں کر سکتا، نبی ﷺ سے یہ خبر ثابت ہے کہ شرک اس امت میں بھی واقع ہوگا حتی کہ اس کی واضح ترین صورت میں اور وہ ''بتوں کی پوجا'' ہے، نبی ﷺ نے فرمایا:

لا تقوم الساعة حتى تلحق قبائل من امتى بالمشركين وحتى يعبدوا الاوثان ۔ (ترمذی:۴/۴۹۹)

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبائل مشرکین سے مل جائیں گے حتی کہ بتوں کی پوجا کریں گے۔

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ امت محمد ﷺ کا ایک گروہ دین میں مشرکین سے مل جائے گا اور اللہ کے سوا بتوں کی پوجا کرے گا، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ امت شرک میں واقع ہونے سے معصوم نہیں ہے۔

شرک کے انواع:

شرک کے دو انواع ہیں: شرک اکبر اور شرک اصغر

۱- **شرک اکبر:** یہ وہ شرک ہے کہ اللہ تعالی اسے کبھی معاف نہیں کرے گا جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۔ (المائدہ:۷۲)

بے شک جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے گا تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

۲- شرک اصغر، یہ شرک اکبر سے چھوٹا ہوتا ہے جیسے ریاء وغیرہ اس کا ذکر آگے آئے گا

شرک کی نوع اول شرک اکبر ہے۔

۱- اس کے معنی:

کوئی عبادت غیر اللہ کے لئے انجام دینا جیسے غیر اللہ سے خوف اور یہ

اعتقاد رکھنا کہ وہ نفع اور نقصان کا مالک ہے اور اس سے اللہ کی طرح محبت کرنا، اس کے لئے جانور ذبح کرنا اور اللہ کی تعظیم کی طرح اس کی تعظیم کرنا وغیرہ۔

۲-شرک اکبر کے اقسام:

اس کی چار قسمیں ہیں:

اول: شرک دعاء

یعنی ایسی چیز کے متعلق غیر اللہ کو پکارنا جس پر اللہ کے سوا کوئی[1] قادر نہیں اگر دعاء سے مقصود طلب نفع یا دفع ضرر ہو تو اس کا نام دعا سوال رکھا گیا ہے، اور اگر اس سے مقصود اللہ کے سامنے عاجزی وخاکساری اور انکسار و تعظیم ہو تو اس کا نام دعاء عبادت رکھا گیا ہے، اور یہ دعاء خواہ دعاء عبادت ہو یا دعاء سوال غیر اللہ کے لئے اس کا ذکر کرنا جائز نہیں ہے اس لئے کہ ان دونوں کے ذریعہ غیر اللہ کی عبادت نہیں کی جا سکتی، دونوں کا یا دونوں میں سے کسی ایک کا غیر اللہ کے لئے انجام دینا شرک فی العبادات ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ نے فرمایا:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ۔ (غافر:۶۰)

تمہارا رب کہتا ہے مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا جو

لوگ میری عبادت سے تکبر کتے ہیں وہ جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

اللہ تعالی نے جب دعا کے لئے عبادت کا نام اختیار کیا تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ عظیم عبادات اور افضل تقرب اور عظیم اطاعتوں میں سے ہے ،اللہ تعالی نے فرمایا:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۔ (البقرۃ:۱۸٦)

اور اے نبی جب تجھ سے میرے بندے میرا حال پوچھیں تو کہد ے میں قریب ہوں جب کوئی دعا کرنے والا مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں قبول کرتا ہوں۔

نیز ارشاد فرمایا:

وَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۔ (النساء:۳۲)

اور اللہ سے اس کا فضل مانگو۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

الدعاء هو العبادة ۔ (ابوداؤد:۲/۷٦،۷۷ح۱۴۷۹،ترمذی:۵/۳۷۴، ۳۷۵،ح ۳۲۴۷،انہوں نے اسے حسن،صحیح کہا ہے) دعاء ہی عبادت ہے۔

اور نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا:

ليس شيء اكرم على الله من الدعاء ۔ (ترمذی:۵/۴۵۵

ح ۳۳۷۰)

کوئی چیز اللہ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر عزیز نہیں۔

اسی لئے غیر اللہ کو پکارنا شرک ہے اور اس کا فاعل مشرک ہے، اللہ تعالی نے فرمایا:

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَإِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ إِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُوْنَ ۔ (المومنون:۱۱۷)

اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں ہے تو اللہ ہی کے پاس اس کا حساب ہونا ہے بیشک کافر کامیاب نہیں ہوسکیں گے۔

دوم شرک نیت وارادہ وقصد

یعنی جب انسان اپنے عمل سے غیر اللہ کی نیت وقصد کرے، اللہ تعالی نے فرمایا:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ، أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارَ، وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا ، وَبَاطِلٌ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔ (ھود:۱۵،۱۶)

جو لوگ دنیا کی زندگی اور اس کی رونق چاہتے ہیں تو ہم ان کے کاموں کا بدلہ دنیا ہی میں ان کو دے دیں گے اور وہ دنیا میں گھاٹا نہ اٹھائیں گے ان

لوگوں کے لئے آخرت میں جہنم کے سوا اور کچھ نہیں ہے اور دنیا میں جو کام کئے تھے وہ اکارت ہو گئے اور جو کچھ کرتے تھے وہ باطل ٹھہرا۔

آیت سے واضح ہوتا ہے کہ جو شخص اپنے عمل سے صرف دنیا پانے کا ارادہ کرتا ہے تو جیسا وہ ارادہ کرتا ہے اللہ اسے دنیا سے عطا کرتا ہے لیکن آخرت میں اس کا عمل ضائع ہو جاتا ہے یہ وعید ہے، یہ آیت ان کفار کے متعلق ہے جنہوں نے حصول دنیا کی خاطر اللہ کی عبادت کی جیسے منافقین، اس کے عموم سے انسان کو اس بات سے ڈرانا مقصود ہے کہ وہ اپنے عمل سے حصول دنیا کا ارادہ نہ کرے خواہ بعض امور ہی ہوں۔

البتہ بعض اعمال میں بندہ کے ارادہ میں بعض فاسد نیتوں اور برے مقاصد کا دخول اسے دین سے خارج نہیں کرے گا لیکن اس سے اس کا اجر کم ہو جائے گا یا بعض اعمال فاسد ہو جائیں گے لیکن اسلام سے خارج نہ ہو گا۔

سوم شرک اطاعت

یعنی کتاب وسنت سے فیصلہ لینے سے عدول کرنا ان سے بے رغبتی کرنا اور انہیں چھوڑ کر باطل کی دعوت دینا، پس جس نے رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کو چھوڑ دیا اور اس سے بے رغبتی کی اس نے اطاعت میں دوسرے کو اللہ کا شریک ٹھہرایا، اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

وَاَنِ احْکُمْ بَیْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ ۔ (المائدہ:۴۹)

اور یہ کہ فیصلہ کرو ان کے درمیان اس چیز کے ساتھ جو اللہ نے نازل کیا ہے۔

نیز ارشاد ہے:

اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ، وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۔ (المائدۃ:۵۰)

کیا جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں اور جو یقین رکھتے ہیں ان کے نزدیک اللہ سے بہتر حکم دینے والا اور کون ہے۔

حکم جاہلیت ہر وہ چیز ہے جو ان احکام کے مخالف ہو جنہیں اللہ نے اپنے رسول پر نازل فرمایا ہے، حکم بس اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے یا پھر جاہلیت کا حکم ہے لہذا جو پہلے حکم سے اعراض کرے گا وہ جہل وظلم پر مبنی دوسرے حکم میں مبتلا کیا جائے گا، لیکن اللہ تعالی کا حکم علم، عدل، انصاف، نور اور ہدایت پر مبنی ہے۔

چہارم شرک محبت

یعنی اللہ کے ساتھ غیر اللہ سے ایسی محبت کرے جیسے اللہ سے محبت کرتا ہے یا اس سے بھی زیادہ جو غایت درجہ عاجزی و تابع داری کو مستلزم ہو، جیسا کہ اللہ سبحانہ نے فرمایا:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۔ (البقرۃ:۱۶۵)

اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کا شریک دوسروں کو بھی بناتے ہیں اور اللہ کے برابر ان سے محبت رکھتے ہیں اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ اللہ کی محبت سب سے زیادہ رکھتے ہیں۔

معنی یہ ہے کہ مشرکین میں ایسے لوگ ہیں جو اللہ کا نظیر ومثیل ٹھہرا کر اس سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسے وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں بلکہ اللہ کی محبت سے بھی زیادہ اور یہ غیر اللہ معبودان باطلہ سے مشرکین کے درجہ محبت میں اختلاف کے حساب سے مختلف ہوتا ہے لیکن مومنین کی اللہ کے لئے محبت مشرکین کی اپنے معبودوں کی محبت سے بہت زیادہ ہے یا مومنین کی اپنے رب سے محبت مشرکین کی اللہ سے محبت سے بہت زیادہ ہے اس لئے کہ مشرکین کی اللہ کی محبت میں شرک شامل ہے لیکن مومنین کی محبت اللہ کے لئے خالص محبت ہے۔

نوع ثانی: شرک اصغر

یعنی وہ تمام اقوال وافعال جو شرک اکبر تک لے جائیں، اس سے آدمی اسلام سے خارج نہیں ہوتا لیکن توحید میں نقص آتا ہے، اس کی دو قسمیں ہیں:

قسم اول شرک ظاہر

یہ کچھ الفاظ اور اعمال ہوتے ہیں، الفاظ جیسے غیر اللہ کی قسم کھانا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں:

لا يحلف بغير الله فإني سمعت رسول الله ﷺ يقول: من حلف بغير الله فقد كفر أو أشرك ۔ (ترمذی: ۴/۱۱۰، حاکم: ۱/۱۸)

غیراللہ کی قسم نہیں کھائی جائے گی میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے غیراللہ کی قسم کھائی اس نے کفر یا شرک کیا۔

اور یہ کہنا "ما شاء الله وشئت" "جو اللہ نے چاہا اور آپ نے چاہا" جب کہ صحیح اس طرح کہنا ہے "ما شاء الله ثم فلان" جو اللہ نے چاہا پھر فلاں نے" اور یہ کہنا "لو لا الله وفلان" اگر اللہ اور فلاں نہ ہوتا" یہاں بھی اس طرح کہنا چاہئے "لو لا الله ثم فلان" اگر اللہ پھر فلاں نہ ہوتا، اس لئے کہ لفظ "ثم" جس کا ترجمہ "پھر" کیا جاتا ہے ترتیب مع تاخیر کا فائدہ دیتا ہے یعنی بندہ کی مشیت کو اللہ کی مشیت کے تابع بنا دیتا ہے، اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

وَمَا تَشَاؤُنَ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ۔ (التکویر: ۲۹)

اور تم کچھ چاہ بھی نہیں سکتے جب تک اللہ نہ چاہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔

جب ایک شخص نے نبی ﷺ سے کہا:

ما شاء الله وشئت قال له اجعلتني لله عدلا (ندا) ؟ بل ما شاء الله وحده ۔ (احمد: ۱/۲۱۴، ۲۲۴)

جواللہ نے اور آپ نے چاہا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کیا تو نے مجھ کو اللہ کا مثل بنادیا؟ بلکہ جو اللہ نے اکیلے چاہا۔

اور ''واؤ'' جس کا ترجمہ ''اور'' کیا جاتا ہے مطلق جمع اور اشتراک کے لئے آتا ہے، یہ ترتیب اور تعقیب کا فائدہ نہیں دیتا، اسی طرح یہ کہنا بھی ہے "ما لی الا الله و أنت" میرے لئے صرف اللہ اور آپ ہیں، نیز یہ قول بھی ''وهذا من بركات الله و بركاتك " یہ اللہ اور آپ کی برکات سے ہے۔

اور افعال جیسے رفع بلاء کے لئے چھلا پہننا اور دھاگا باندھنا، اور نظر بد وغیرہ کے خوف سے تعویذ گنڈا لٹکانا، اگر اعتقاد رکھا جائے کہ یہ چیزیں رفع بلاء کے اسباب ہیں تو یہ شرک اصغر ہے اس لئے کہ اللہ نے ان چیزوں کو اسباب نہیں ٹھہرایا ہے لیکن اگر یہ اعتقاد رکھا جائے کہ یہ چیزیں خود بلاء کو دور کرتی ہیں تو یہ شرک اکبر ہے اس لئے کہ یہ غیر اللہ کے ساتھ تعلق ہے۔

قسم ثانی: شرک خفی

یہ ارادوں اور نیتوں میں شرک ہے جیسے ریا کاری وشہرت طلبی، کوئی شخص ایسا کام جس سے اللہ کا تقرب حاصل کیا جاتا ہے اس ارادہ سے کرے کہ لوگ اس کی تعریف کریں جیسے کوئی اچھی نماز پڑھے یا صدقہ دے تا کہ اس کی تعریف کی جائے یا ذکر کے کلمات ادا کرے اور تلاوت اچھی آواز میں کرے تا کہ لوگ سنیں اور اس کی تعریف کریں، ریاء جب عمل میں

شامل ہوجاتی ہے اسے باطل کردیتی ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۔ (الکہف:۱۱۰)

اب جس کو اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اس کو چاہئے کہ اچھا کام کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے

اور نبی ﷺ نے فرمایا:

أخوف ما أخاف عليكم الشرك الاصغر – قالوا – يا رسول الله : وما الشرك الأصغر ؟ قال: الرياء ۔ (احمد: ۵/ ۴۲۸، ۴۲۹، یہ حدیث حسن ہے)

تم پر سب سے زیادہ ڈر مجھے شرک اصغر کا ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ شرک اصغر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ریا کاری۔

اسی سے متعلق وہ عمل بھی ہے جو دنیوی لالچ سے انجام دیا جائے جیسے کوئی مال کے لئے حج کرے یا اذان دے یا لوگوں کو نماز کی امامت کرائے، یا مال کے لئے علم شرعی سیکھے یا جہاد کرے۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

تعس عبد الدينار و عبد الدرهم وعبد الخميصة، إن أعطى رضى وإن لم يعط سخط ۔ (بخاری: ح ۲۸۸۷)

دنیا کا بندہ اور درہم کا بندہ اور دھاری دار چادر کا بندہ ہلاک ہوا اگر دیا گیا تو راضی رہا اور اگر نہ دیا گیا تو ناراض ہو گیا

شرک اکبر اور شرک اصغر میں فرق

گذشتہ بیان سے واضح ہو گیا کہ شرک اکبر اور شرک اصغر کے درمیان متعدد امور میں فرق ہے:

۱- شرک اکبر سے آدمی دین سے خارج ہو جاتا ہے اور شرک اصغر سے دین سے خارج نہیں ہوتا۔

۲- شرک اکبر کا مرتکب ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور شرک اصغر کا مرتکب اگر جہنم میں داخل ہوا تو اس میں ہمیشہ نہیں رہے گا۔

۳- شرک اکبر تمام اعمال کو برباد کر دیتا ہے، شرک اصغر تمام اعمال کو برباد نہیں کرتا بلکہ اس عمل کو ضائع کر دیتا ہے جس میں ریاء شامل ہو یا عمل صرف دنیا کے لئے انجام دیا گیا ہو۔

۴- شرک اکبر خون اور مال کو مباح کر دیتا ہے اور شرک اصغر ان دونوں کو مباح نہیں کرتا۔

۵- شرک اکبر سے مشرک اور مومنین کے درمیان خالص عداوت واجب ہو جاتی ہے لہذا مومنوں کے لئے ان سے محبت اور ان کی حمایت کرنا جائز نہیں ہے خواہ کوئی قریب ترین شخص ہو، لیکن شرک اصغر سے مطلقا حمایت ممنوع نہیں ہوگی بلکہ اس کے ایمان کی مقدار سے اس سے محبت

وحمایت کا معاملہ ہوگا اور نافرمانی کی مقدار سے اس سے دشمنی کی جائے گی۔

فرد اور معاشرہ پر شرک کے برے اثرات

فرد اور معاشرہ پر شرک کے برے اثرات بہت زیادہ ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

۱-اللہ کو چھوڑ کر بعض لوگوں کا بعض لوگوں کو پوجنا اور یہ انسان کی عزت کے منافی اور اس کی اہانت ہے کہ اسے غیر مستحق کی عبادت کے لئے ذلیل کیا جائے۔

۲- لوگوں میں بدعات وخرافات کا پھیلاؤ جس کا سبب فاسد عقائد ہوتے ہیں اور جاہل لوگ ہر کہی گئی بات کی تصدیق کرنے لگتے ہیں

۳-عبادت کو غیر اللہ کے لئے انجام دے کر لوگوں پر اللہ کے خالص حق کو ضائع کرنا جب کہ اللہ کے سوا کوئی اور عبادت کا مستحق ہی نہیں ہے

۴-مشرک انسان اپنے اس شرک سے اپنے تمام اعمال کو برباد کرنے کا سبب ہوتا ہے اور جہنم میں ہمیشہ رہنے کا مستحق بن جاتا ہے

۵-لوگوں کے لئے شرک اور فساد کو مزین کرنے والے قبروں اور مزاروں اور بتوں کے خدام اہل فتنہ کی جانب سے لوگوں کے مال باطل فریق پر کھانے کا وسیلہ ہیں۔

۶--جس معاشرہ میں شرک پھیل جاتا ہے وہ فواحش معاصی اور ظلم سے بھر جاتا ہے، اس لئے کہ جب معاشرہ میں شرک پھیلنے کی اجازت وسہولت

ہو تو شرک سے کم تر کبائر، فواحش اور مختلف اقسام کے ظلم سے نہیں روکا جا سکتا۔

۷- غیر اللہ پر توکل اور ان سے مدد طلبی کے نتیجہ میں یہ فرد اور معاشرہ میں کمزوری اور نفسیاتی و روحانی ضعف کے پھیلانے کا سبب ہوتا ہے۔

۸- یہ عذابوں اور ہلاکتوں کا سبب ہوتا ہے، سابقہ امتیں اللہ کے ساتھ شرک کے سبب ہی ہلاک ہوئیں۔

اس کے علاوہ بھی شرک کے بہت سے برے اثرات ہیں۔

مشق

۱- شرک کی تعریف کرو اور بتاؤ کہ یہ تمام گناہوں سے بڑا کیوں ہے؟

۲- درج ذیل امور کی دلیل بیان کرو

۱ — اللہ تعالی مشرک کی مغفرت نہیں کرے گا

ب — اللہ نے مشرک پر جنت کو حرام کر دیا ہے اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا

ج — مشرک کا خون اور مال حلال ہے

د — شرک سب سے بڑا کبیرہ گناہ ہے

۳- ہم شرک کو کیوں پڑھتے ہیں؟

۴- بنی آدم میں شرک کا آغاز کیسے ہوا؟

۵- کیا امت اسلامیہ میں شرک واقع ہوتا ہے یا نہیں؟ اس کی وضاحت کرو

۶- شرک کے انواع بیان کرو اور ہر ایک کے اقسام ان کے حکم کے ساتھ ذکر کرو

۷- شرک اکبر اور شرک اصغر کے درمیان اہم فروق کیا ہیں

۸- فرد اور معاشرہ پر شرک کے سبب سے مرتب ہونے والے بعض برے اثرات کا ذکر کرو

۹- درج ذیل امور کی علت بیان کرو

(ا) شرک سب سے بڑا ظلم ہے (ب) شرک وہ نقص وعیب ہے جس سے اللہ نے خود کو پاک کیا ہے (ج) مشرک تمام جاہلوں سے بڑھ کر جاہل ہوتا ہے

۱۰- درج ذیل عبارتوں کے سامنے صحیح (✓) یا (×) کی علامت لگاؤ

۱ — شرک اکبر مشرک کو دین سے خارج کر دیتا ہے اور وہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا

ب — غیر اللہ سے ایسی چیز کی امید رکھنا جس پر اللہ کے سوا کسی اور کو قدرت نہیں شرک اصغر ہے

ج — غیر اللہ کی قسم کھانا شرک خفی ہے

کچھ شرکیہ اعمال کی صورتوں پر کلام جو بعض اسلامی معاشروں میں موجود ہیں

تمہید

۱- جھاڑ پھونک

۲- تعویذ گنڈے

۳- بلا ٹالنے کے لئے کڑا اور دھاگا باندھنا

۴- شجر و حجر سے تبرک

۵- بد فالی

٦- علم غیب کا دعوی

۷- جادو

۸- کہانت اور عرافت

۹- علم نجوم

۱۰- مقابر و مزارات کی تعظیم اور قربانیوں اور نذروں سے ان کا تقرب

تمہید

شرک توحید اور ایمان کو توڑ دینے والا ہے، اس کے اور اس کے انواع کے متعلق بیان گذر چکا ہے اس لئے مناسب ہے کہ بہت سے اسلامی معاشروں میں پھیلے ہوئے شرکیہ اعمال کا ذکر کیا جائے

مثلاً تعویذ گنڈے میں کوئی شرک ہے اور کوئی نہیں ہے، یہی حال جھاڑ پھونک وغیرہ کا بھی ہے۔

اس لئے مسلمان پر واجب ہے کہ اس میں جو مشروع ہے اسے جان لے تا کہ اس پر عمل کرے اور ممنوع سے آ گاہ ہو جائے تا کہ اس سے پرہیز کرے، ہم آگے جائز کو اس کے دلائل کے ساتھ اور ممنوع کو اس کے دلائل کے ساتھ بیان کریں گے، شرعی علوم سے جہل کی بنا پر بہت سے لوگوں پر یہ چیز گڈ مڈ ہو گئی ہے اور یہ لوگوں کے مال باطل طریق پر کھانے کے لئے ان بدعات سے استفادہ کرنے والوں کی جانب سے لوگوں پر خلط ملط کر دینے کے سبب سے ہے۔ واللہ المستعان۔

جھاڑ پھونک (رقی)

ا- رقیہ کے معنی

رقی رقیہ کی جمع ہے اور یہ وہ جھاڑ پھونک ہے جس سے آفت زدہ کو دم کیا جاتا ہے جیسے بخار اور مرگی وغیرہ آفات بعض لوگ اسے عزائم کا نام دیتے ہیں

ب - اس کے انواع اور ہر نوع کا حکم

نوع اول: مشروع دم

یعنی جو شرک سے خالی ہو جیسے مریض پر کچھ قرآن پڑھے یا اللہ کے ناموں اور اس کی صفات کے ساتھ دم کرے تو یہ مباح ہے، اس لئے کہ نبی ﷺ نے خود کو اور دوسروں کو دم کیا ہے اور دم کرنے کا حکم دیا ہے اور اس کی اجازت دی ہے۔

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں:

كنا نرقي في الجاهلية فقلنا : يا رسول الله كيف ترى في ذلك ؟ فقال: إعرضوا على رقاكم، لا بأس بالرقى مالم يكن فيه شرك ۔ (مسلم: ۴/ ۱۷۲۷)

ہم جاہلیت میں جھاڑ پھونک کرتے تھے ہم نے کہا اے اللہ کے رسول

اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا رقیہ مجھ پر پیش کرو، رقیہ میں کوئی حرج نہیں جب تک اس میں شرک نہ ہو۔

شرعی رقیہ کے شروط:

مشروع دم کے لئے کچھ شروط ہیں جنہیں اہل علم نے ذکر کیا ہے جس کا علم اور اہتمام ہونا چاہئے اور دم کے وقت ان کے حصول پر عمل ہونا چاہیے، علماء نے دم کے جواز کے لئے تین شرطوں کے اجتماع پر اتفاق کیا ہے:

۱- کلام اللہ یا اللہ کے اسماء اور اس کی صفات یا نبوی دعاؤں سے ہو۔

۲-عربی زبان میں ہو اور جس کے معنی معلوم ہوں۔

۳ - انسان اعتقاد رکھے کہ دم بذاتہ موثر نہیں ہے بلکہ اللہ تعالی کی تقدیر سے ہے۔

اس کی کیفیت

یہ کہ قرآنی آیات یا ثابت نبوی دعاؤں کو پڑھے اور مریض کو مسح کرے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کی حدیث میں آیا ہے:

ان النبی ﷺ کان یعوذ بعض أهله یمسح بیده الیمنی ویقول اللهم رب الناس أذهب البأس واشفه أنت الشافی لا شفاء إلا شفائك، شفاء لا یغادر سقما۔ (بخاری: ح ۵۷۴۳)

نبی ﷺ اپنے بعض اہل وعیال پر دم کرتے تھے اپنے دائیں ہاتھ سے

4

اسے مسح کرتے اور فرماتے تھے اے اللہ، لوگوں کے رب، تکلیف دور کر دے اور اسے شفا دیدے اور شفا دینے والا تو ہی ہے تیری شفا ہی شفا ہے ایسی شفاء دیدے کہ کوئی بیماری باقی نہ چھوڑے

نوع دوم: ممنوع جھاڑ پھونک

یعنی جو شرک پر مشتمل ہو، اس میں غیر اللہ سے دعا اور استغاثہ اور استعاذہ کے ذریعہ غیر اللہ سے مدد لی جاتی ہے، جیسے جنوں کے نام یا ملائکہ یا انبیاء وصالحین کے نام سے دم کرنا یہ غیر اللہ کا پکارنا ہے، اور یہ شرک اکبر ہے، لیکن اگر غیر عربی زبان میں ہو یا جس کا معنی معلوم نہ ہو تو اندیشہ ہے کہ اس میں کفر یا شرک داخل ہو اور اس کے بارے میں معلوم نہ ہو جھاڑ پھونک کی یہ نوع سد ذرائع کے طریق پر ممنوع ہے۔

تنبیہ

رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے اپنے اہل بیت کے کچھ لوگوں اور اپنے بعض صحابہ کو دم کیا، اور آپ کو جبریل علیہ السلام نے دم کیا اور رسول ﷺ نے خود کو دم کیا، یہ سب جائز ہے، بلکہ مستحب ہے۔

لیکن انسان غیر سے طلب کرے کہ اسے دم کردے یہ اللہ پر کمال توکل کے منافی ہے، اس میں لوگوں کی طرف حاجت لے جانا اور ان سے سوال کرنا ہے یہ اگر چہ بذات خود جائز ہے، لیکن نبی ﷺ نے ان لوگوں کے وصف میں جو جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے فرمایا ہے:

هم الذين لا يكتئون ولا يسترقون ولا يتطيرون وعلى ربهم يتوكلون ۔ (مسلم:۱/۱۹۹-۲۰۰)

یہ وہ لوگ ہیں جو داغنے کا علاج نہیں کراتے نہ جھاڑ پھونک کراتے ہیں اور نہ بدشگونی لیتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

مشق

۱-رقی کی تعریف کرو، اس کے انواع دلائل کے ساتھ بیان کرو۔

۲-شرعی رقیہ کے شروط کیا ہیں؟ اور اس کی کیا کیفیت ہے؟

۳-غیر شرعی رقیہ کب شرک اکبر ہوتا ہے؟ اور کب شرک اصغر ہوتا ہے؟

۴-غیر عربی زبان میں اور جس کا معنی غیر معلوم ہو اس سے جھاڑ پھونک کرنے کا کیا حکم ہے؟ اور کیوں؟

تعویذ گنڈے (تمائم)

ا — اس کے معنی:

تمائم تمیمہ کی جمع ہے یعنی نظر بد سے بچانے کے لئے بچوں کی گردن میں لٹکایا جانے والا گنڈہ یا تعویذ، کبھی اسے بڑے مردوں اور عورتوں کو بھی باندھا جاتا ہے

ب — اس کے انواع اور ہر نوع کا حکم

نوع اول

جو قرآن سے ہو، یعنی قرآن کی آیات یا اللہ کے اسماء وصفات لکھے ہوں اور آدمی اس سے طلب شفاء کے لئے لٹکائے، اس کے لٹکانے کے حکم کے متعلق علماء کے دو قول ہیں۔

قول اول: جواز ہے، یہ عبداللہ بن عمرو بن العاص کا قول ہے، حضرت عائشہ سے جو مروی ہے اس کا ظاہر یہی ہے، ایک روایت میں ابو جعفر باقر رحمہ اللہ نے یہی کہا ہے، اور تمائم لٹکانے سے ممانعت پر وارد حدیث کو ان تمائم پر محمول کیا ہے جن میں شرک ہو۔

قول ثانی: اس سے منع ہے، یہ ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کا قول ہے اور حذیفہ، عقبہ بن عامر اور ابن عکیم کے قول کا ظاہر یہی ہے،

تابعین کی ایک جماعت اسی کی قائل ہے جن میں اصحاب ابن مسعود اور ایک روایت میں احمد ہیں جسے ان کے بہت سے اصحاب نے اختیار کیا ہے اور متاخرین نے اس پر قطعیت کا اظہار کیا ہے اور ابن مسعود سے مروی اس روایت سے حجت پکڑا ہے جس میں وہ کہتے ہیں:

سمعت رسول الله ﷺ يقول ان الرقى والتمائم والتولة شرك۔ (ابوداؤد:۴/۹ سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ :۱/ ح ۳۲۱)

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جھاڑ پھونک، تعویذ گنڈے اور تولہ -مرد کو عورت اور عورت کو مرد کی نظر میں محبوب بنا دینے والا جادو۔ شرک ہے

منع والا قول ہی صحیح ہے، اس کی تین وجوہ ہیں

۱-وارد نہی کا عموم، تخصیص کی کوئی دلیل نہیں ہے

۲-سد ذریعہ، اس لئے کہ یہ غیر مباح کے لٹکانے تک لے جاتا ہے۔

۳ -لٹکانے والا خصوصا جب بچوں میں سے ہو قرآن وغیرہ لٹکا کر قضاء حاجت اور استنجاء وغیرہ کی حالت میں اس کی توہین کا مرتکب ہوتا ہے

نوع ثانی

جسے لوگوں کو باندھا جاتا ہے جیسے ٹھیکرے، ہڈیاں، سیپ، دھاگے، جوتیاں کیلیں، شیاطین اور جن کے نام اور طلسم وغیرہ، یہ قطعاً حرام ہے اور یہ شرک ہے اس لئے کہ یہ اللہ اس کے اسماء وصفات اور اس کی آیات کے

علاوہ کا باندھنا ہے، اور حدیث میں ہے:

من تعلق شيئا وكل اليه ۔ (احمد: ۳۱۰/۴، ترمذی: ۴۰۳/۴)

جس نے کوئی چیز باندھی تو وہ اسی کی طرف سونپ دیا جاتا ہے۔

یعنی اللہ اسے اس لٹکائی ہوئی چیز کی طرف سونپ دیتا ہے، پس جو شخص اللہ سے تعلق رکھے گا، اس کی پناہ ڈھونڈھے گا، اور اپنا معاملہ اس کی طرف سونپ دے گا تو اللہ اس کے لئے کافی ہوگا، وہ ہر بعید کو اس سے قریب کردے گا اور ہر دشوار کو اس کے لئے آسان کردے گا اور جو شخص اللہ کے علاوہ مخلوق، تعویذ گنڈا، دوا اور قبروں سے تعلق رکھے گا تو اللہ اسے اس کی طرف سونپ دے گا جو اس کے کچھ کام نہ آسکے، نہ نفع وضرر کا مالک ہوگا، اس طرح اس کا عقیدہ خراب ہوا، اور اس کے رب سے اس کا تعلق کٹ گیا اور اللہ نے اسے رسوا کردیا۔

یہ شرکیہ تعویذ گنڈے ہیں۔

وہ انواع جن کا باندھنا اسلام نے باطل ٹھہرایا ہے:

ا- جو حیوانات کو باندھا جاتا ہے جیسے: چمڑے کا قلادہ

ب- جو انسان کو باندھا جاتا ہے جیسے نظر بد سے بچانے کے لئے گنڈے تعویذ کا باندھنا، یہ ٹھیکرے، تعویذات، دھاگے، اور کڑے وغیرہ ہوتے ہیں جنہیں نظر بد سے بچانے کے لئے بچوں کو باندھا جاتا ہے

ج- گھر کے دروازے، دوکان اور موٹر وغیرہ پر لٹکایا جاتا ہے جس

سے متعلق جلب رزق اور دفع نظر بد وضرر کا اعتقاد رکھا جاتا ہے

شرکیہ جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے سے متعلق مسلمان کا موقف

ہم نے جب یہ واضح کر دیا کہ جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے شرک بھی ہوتے ہیں تو ہم پر واجب ہو گیا کہ ان چیزوں کے متعلق مسلمان کا موقف جانیں اس لئے کہ مسلمان کا سب سے بڑا فریضہ ہے کہ اپنے عقیدہ کی ایسی چیزوں سے حفاظت کرے جو اسے بگاڑ دینے والی یا اس میں خلل ڈالنے والی ہوں، لہذا جو دوائیں ناجائز ہوں انہیں استعمال نہ کرے اور بیماریوں کے علاج کے لئے خرافیوں اور شعبدہ بازوں کے پاس نہ جائے اس لئے کہ یہ لوگ اس کے دل اور اس کے عقیدہ کو بیمار کر دیتے ہیں، اور جو شخص اللہ پر بھروسہ کرتا ہے وہ اس کے لئے کافی ہوتا ہے، اس لئے مسلمان پر واجب ہے کہ ایسے تمام شرکیہ رقی وتمائم سے دور رہے جو اس کے ایمان واسلام کو عیب دار کر دیں اور اس کا یہ بھی فریضہ ہے کہ دوسروں کو اس سے منع کرے اور اس کے بطلان کا بیان کرے۔

مشق

۱۔تمیمہ کی تعریف کرو۔

۲-قرآن اور اللہ کے اسماء وصفات سے لکھے گئے تعویذوں کے باندھنے کا کیا حکم ہے؟اس میں صحیح قول کیا ہےاوراس کی دلیل کیا ہے؟

۳-غیر قرآن جیسے ٹھیکرے اور ہڈیوں وغیرہ کے تعویذ گنڈے باندھنے کا کیا حکم ہے؟استدلال کے ساتھ بیان کرو

۴-رقی وتمائم وغیرہ اعمال شرکیہ کے مقابل مسلمانوں پر کیا کرنا واجب ہے اسے وضاحت سے بیان کرو

بلاءکے رفع ودفع کے لئے کڑے (الحلقہ) اوردھاگے (الخیط) پہننا

ا-الحلقہ اورالخیط کے معنی:

الحلقہ: تانبہ کا کڑا مشرکین جسے اپنے بازوؤں پر پہنتے تھے اور گمان کرتے تھے کہ یہ انہیں نظر بد اور جن وغیرہ سے محفوظ رکھے گا۔

الخیط: اصل میں جس سے سلا جاتا ہے، مشرکین اپنے ہاتھوں اور گردنوں میں اسے باندھتے تھے اور گمان کرتے تھے کہ یہ ان سے بخار کو دفع کرے گا۔

ب-کڑے اوردھاگے پہننے کا حکم:

یہ شرک اکبر کی قسم سے ہے اگر یہ اعتقاد رکھے کہ یہ بذات خود بلاء کو دفع کرتا ہے، لیکن اگر یہ اعتقاد رکھے کہ یہ رفع بلاء کا سبب ہے تو شرک اصغر ہے، اور سب ہی حرام ہیں۔

ج-غیراللہ سے دل کو متعلق کرنے کے آثار:

ا-دنیا اور آخرت میں فوز وفلاح اور سعادت مندی سے محرومی۔

۲-قلق، نفسیاتی تکان اور عدم راحت وسکون، یہ نبی ﷺ کی دعاء کا نتیجہ ہے، آپ نے فرمایا ہے: فلا ودع الله له " اللہ ایسا کرنے والے کو

راحت وسکون نہ دے۔

د- نافع اور ضار صرف اللہ ہے:

بندے پر واجب ہے کہ طمع، امید اور خوف میں اللہ سے اپنا دل متعلق کرے اور صرف اللہ پر اعتماد کرے اور سارے امور اس تنہا اللہ کو سونپ دے جو اکیلا دافع بلاء ہے اور نفع اور نقصان پہونچانے والا ہے، اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

وَإِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ (الانعام:۱۷)

اور اگر اللہ تجھ کو کوئی تکلیف پہونچائے تو اس کا ٹالنے والا اس کے سوا کوئی نہیں اور اگر وہ تجھ کو کوئی بھلائی پہونچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

مصیبت دور کرنے اور مال و مسرت کے حصول میں اللہ اکیلا ہے، تو جب تنہا وہی نافع و ضار ہے اس لئے وہی تنہا عبادت کا مستحق ہے اور غیر اللہ مصیبت دور کرنے اور جلب نفع کا مالک نہیں ہے، اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

قُلْ اَفَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهٖ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهٖ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۔ (الزمر:۳۸)

کہو بھلا بتاؤ تو سہی اگر اللہ مجھ کو کوئی تکلیف پہونچانا چاہے تو جن کو تم

اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ اس کی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا اللہ اگر مجھ پر فضل کرنا چاہے تو یہ اس فضل کو روک سکتے ہیں کہو اللہ مجھ کو کافی ہے، اسی پر بھروسہ کرنے والے بھروسہ کرتے ہیں۔

مشق

۱- کڑا اور دھاگا پہننے کا کیا مقصد ہے؟ اور اس کا کیا حکم ہے؟

۲- غیر اللہ سے تعلق قلب پر کیا اثر مرتب ہوتا ہے؟

۳- ان جیسے شرکیہ امور کے مقابل بندے کا کیا فریضہ ہے؟

شجر و حجر وغیرہ سے تبرک

ا-تبرک کے معنی:

برکت طلب کرنا، اور برکت کسی چیز میں خیر کے ثابت رہنے اور زیادہ ہونے کو کہتے ہیں، اور یہ اسی سے طلب کی جا سکتی ہے جو اس کا مالک ہو، اس کی قدرت رکھتا ہو، اور وہ اللہ سبحانہ ہے، وہی ہے جو برکت نازل کرتا اور اسے ثابت رکھتا ہے، مخلوق برکت دینے اسے پیدا کرنے اور اسے باقی وثابت رکھنے پر قادر نہیں ہے

ب-تبرک کا حکم

مقامات، آثار، پتھر، درخت اور زندہ مردہ اشخاص سے تبرک جائز نہیں ہے، اس لئے کہ آدمی اگر یہ اعتقاد رکھے گا کہ یہ چیز برکت دیتی ہے تو یہ شرک ہوگا، اور اگر یہ اعتقاد رکھے گا کہ اس کی زیارت اور اس کا چھونا اور رگڑنا اللہ کی طرف سے حصول برکت کا سبب ہے تو یہ شرک کا وسیلہ ہے۔

ج- نبی ﷺ کے آثار سے صحابہ کے تبرک کی حقیقت

بعض لوگوں نے ممنوع شرکیہ تبرک کے دفاع کی کوشش کی ہے اور اس بات سے استدلال کیا ہے کہ صحابہ کا آثار نبی ﷺ سے تبرک کرنا ثابت ہے، لیکن ہم کہتے ہیں کہ: صحابہ نبی ﷺ کے بال آپ کے تھوک اور آپ ﷺ

کے جسم سے جدا ہونے والی چیز سے جو تبرک کرتے تھے یہ آپ ﷺ کے ساتھ خاص ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ صحابہ آپ کی موت کے بعد آپ کے حجرہ اور آپ کی قبر کے ساتھ تبرک نہیں کرتے تھے اور نہ ہی تبرک کیلئے ان مقامات کا قصد کرتے تھے جہاں آپ نے نماز پڑھی یا جہاں آپ بیٹھے، اولیاء کے مقامات بھی بدرجہ اولی ایسے ہی ہیں، اور نہ ہی صالح اشخاص جیسے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنھما اور ان کے علاوہ افاضل صحابہ سے تبرک کرتے تھے نہ زندگی میں اور نہ موت کے بعد، اور نہ ہی غار حرا میں جاتے تھے تا کہ اس میں نماز پڑھیں یا دعا کریں اور نہ کوہ طور پر جاتے تھے جہاں پر اللہ نے موسی سے کلام کیا تا کہ وہاں نماز پڑھیں اور دعا کریں یا ان کے علاوہ دیگر پہاڑی مقامات جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان میں انبیاء وغیرہ کے مقامات ہیں یا کسی نبی کے مشہد کی طرف بھی نہ جاتے تھے، مدینہ نبویہ میں جس جگہ نبی ﷺ ہمیشہ نماز پڑھتے تھے اور اسے اپنے قدم شریف سے روندتے تھے اپنی امت کے لئے اس کا مسح کرنا اور اس کا بوسہ لینا مشروع نہیں قرار دیا، پھر اس جگہ کا کیا حکم ہوگا جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ غیر نبی نے یہاں نماز پڑھی تھی یا اس پر سوئے تھے؟ لہذا ان میں سے کسی چیز کا بوسہ لینا اور اسے مسح کرنا دین اسلام سے معلوم ہے کہ یہ آپ ﷺ کی شریعت میں سے نہیں ہے۔

مشق

۱-تبرک سے کیا مراد ہے؟ ممنوع تبرک کا حکم بیان کرو

۲-اس شخص کا رد کس طرح کروگے جو تبرک کو مباح قرار دیتا ہے، اور اس کے لئے آثار نبی ﷺ سے صحابہ کے تبرک کرنے سے متعلق وارد بعض آثار سے استدلال کرتا ہے؟

بدشگونی (الطیرۃ)

۱- الطیرۃ کے معنیٰ:

پرندوں، ناموں، الفاظ، جگہوں اور اشخاص سے بدشگونی لینے کو کہتے ہیں: یہ التطیر سے ماخوذ ہے اور اسکی اصل ہے: "التطیر بالسوانح والبوارح من الطیر والظباء وغیرھما" پرندوں اور ہرنوں وغیرہ کے بائیں اور دائیں سے آنے کے ذریعہ بدشگونی اور نحوست اخذ کرنا اہل عرب پرندوں اور حیوانات سے تبرک کرتے اور انہیں بھڑکاتے تھے اگر وہ دائیں سمت اختیار کرتا تو اس کا نام (سانح) اور اگر بائیں سمت اختیار کرتا تو اس کا نام (بارح) رکھا جاتا، اور اگر سامنے سے آتا تو اسے ناطح اور اگر پیچھے سے آتا تو اسے قعید کا نام دیا جاتا، تو ان میں سے بعض بارح سے بدشگونی لیتے اور سانح کو مبارک گردانتے اور بعض اس کا الٹا کرتے تھے

جب اسلام آیا تو اس نے اسے باطل قرار دیا اور اس سے منع کر دیا، اور ان سے بیان کیا کہ جلب نفع اور دفع ضرر میں اس کی کوئی تاثیر نہیں ہے، اس سے جانا جاسکتا ہے کہ طیرہ کی جامع تعریف یہ ہے کہ: پرندوں، حیوانات، رنگوں اشخاص، مہینوں اور دنوں وغیرہ سے ایسی بدشگونی اختیار کرنا جو مطلوب سے پھیر دے، ایسے طریق پر کہ مطلوب سے پھیر دے یا اس کی

طرف لے جائے۔

ب-اس کا حکم:

طیرہ شرعا حرام ہے، اگر اقوال یا افعال کے ذریعہ ہو یا متوقع نافع یا ضار اور ان دونوں کے درمیان مقارنہ کے ساتھ اعتقاد رکھے تو یہ کمال توحید کے منافی شرک اصغر ہے

اور اگر یہ اعتقاد رکھے کہ یہ اشیاء بذات خود فاعل ہیں یا ضرر کے ایجاد میں سبب موثر ہیں تو یہ توحید کے منافی شرک اکبر ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

الطيرة شرك ، الطيرة شرك ، الطيرة شرك ومامنا الا، ولكن الله يذهبه بالتوكل ۔ (احمد:۱/۳۸۹، ابوداؤد:۴/۱۷، ترمذی:۴/۱۶۰، ۱۶۱، یہ حدیث حسن صحیح ہے)

طیرہ شرک ہے طیرہ شرک ہے طیرہ شرک ہے اور ہم میں کوئی نہیں مگر، لیکن اللہ اسے توکل سے ختم کر دیتا ہے۔

اور طیرہ اقوال اور افعال دونوں میں ہوتا ہے

ج-توکل بدشگونی (طیرہ) کو ختم کر دیتا ہے

بدشگونی کے مقابلہ کے لئے اللہ تعالی پر توکل سب سے بڑا سبب ہے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے طیرہ کے خاتمہ کے لئے توکل کے اثر کے بیان میں فرمایا ہے:

الطيرة شرك وما منا الا ولكن الله يذهبه بالتوكل ۔
(ابوداؤد، ترمذی وصححہ)

طیرہ شرک ہے، اور ہم میں کوئی نہیں ہے مگر، لیکن اللہ اسے توکل سے ختم کردیتا ہے

اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم میں سے ہر شخص کے نفس میں طیرہ کا کچھ اثر ہوتا ہے لیکن اللہ تعالی اسے اللہ پر اعتماد اور معاملہ کو اسے سونپ دینے اور طیرہ پر عمل نہ کرنے سے زائل کردیتا ہے۔

صحیح مسلم میں معاویہ بن الحکم السلمی سے مروی ہے، انہوں نے کہا:

یا رسول الله ومنا اناس يتطيرون ، فقال : ذاك شيء يجده أحدكم في نفسه فلا يصدنه ۔ (احمد:۴/۴۲۵)

اے اللہ کے رسول ہم میں کچھ لوگ ہیں جو بدشگونی لیتے ہیں، آپ نے فرمایا یہ وہ چیز ہے جسے تم میں سے ایک اپنے نفس میں محسوس کرتا ہے تو وہ اسے ہرگز نہ روکے۔

د۔ بدشگونی (طیرہ) کا کفارہ

نبی ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ طیرۃ کا کفارہ کیا ہے آپ کا ارشاد ہے:

من ردته الطيرة عن حاجته فقد اشرك" قالوا: فما كفارة ذلك؟ قال: "ان يقول: اللهم لا خير الا خيرك، ولا طير إلا طيرك، ولا إله غيرك ۔ (احمد:۲/۲۲۰)

جس کو طیرہ نے اس کی حاجت سے لوٹا دیا اس نے شرک کیا، لوگوں نے کہا: اس کا کفارہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ یہ کہے: اے اللہ کوئی بھلائی نہیں ہے مگر تیری بھلائی، اور نہیں ہے کوئی قسمت مگر تیری قسمت اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے

ھ-بدشگونی کی تحریم کے اسباب

بدشگونی (طیرۃ) متعدد امور کی وجہ سے حرام قرار دی گئی ہے جن میں سے چند یہ ہیں:

۱-طیرۃ میں مضرتوں اور ان پر قدرت کی نسبت غیر اللہ کی طرف ہوتی ہے

۲-اس میں حصول ضرر کے لئے غیر اللہ پر اعتقاد ہوتا ہے

۳-اس میں غیر اللہ سے تعلق قلب ہوتا ہے

۴-طیرہ سے بندہ کے نفس میں جو خوف اور ناپسندیدہ امر سے عدم تحفظ پیدا ہوتا ہے وہ اس میں اضطراب اور نفسیاتی بے چینی کا سبب ہوتا ہے

۵-طیرہ خرافات کی اشاعت کا ذریعہ ہے جس سے کائنات کی بہت سی اشیاء کو بے اصل قدرت وتاثیر عطا کردی جاتی ہے جو شرک اکبر کی قاصد ہوتی ہیں۔

مشق

۱-طیرہ کی تعریف کرو اور اس کی اصل بیان کرو

۲-طیرہ کا کیا حکم ہے؟ اس کی دلیل ذکر کرو

۳-انسان طیرۃ کو کس طرح دفع کر سکتا ہے؟

۴-طیرۃ کا کفارہ کیا ہے؟

۵-طیرۃ کی تحریم کے کیا اسباب ہیں؟

علم غیب کا دعوی

۱۔غیب سے مراد:

مستقبل اور ماضی کے وہ امور جو لوگوں سے غائب ہوں اور جسے وہ دیکھ نہ سکیں، اللہ تعالی نے فرمایا:

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰه ۔ (النمل:٦٥)

کہئے: آسمانوں اور زمین میں جو لوگ بھی ہیں کوئی غیب نہیں جانتا سوائے اللہ کے۔

غیب تنہا اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، کبھی کسی حکمت و مصلحت کے لئے اپنے بعض رسولوں کو اپنے غیب میں سے جس سے چاہتا ہے مطلع کر دیتا ہے، اللہ تعالی نے فرمایا:

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا، اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَسُوْلٍ ۔ (الجن:٢٦،٢٧)

غیب کا علم اسی کو ہے وہ اپنے غیب کو کسی پر نہیں کھولتا مگر جس رسول کو وہ چاہتا ہے اس کو غیب کی کوئی بات بتا دیتا ہے۔

یعنی اللہ جسے کسی غیب پر مطلع کر دے اس کے سوا کوئی غیب کی کسی چیز

پر مطلع نہیں ہوسکتا، یہ فرشتوں اورانسانوں میں سے رسول کے لئے عام ہے، ان کے علاوہ اور کوئی اس پر مطلع نہیں ہوسکتا اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ نے صرف رسولوں کا ذکر کیا ہے جوانسانوں اور فرشتوں دونوں ہی سے ہیں

ب ۔علم غیب کے دعوی کا حکم

جو شخص کسی بھی وسیلہ سے علم غیب کا دعوی کرے سوائے ان رسولوں کے جن کا استثناء اللہ نے کیا ہے تو وہ جھوٹا کافر ہے

ج ۔دعوی علم غیب کی صورتیں:

دعوی علم غیب کی متعدد صورتیں ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

١۔ ہتھیلی یا پیالی کا پڑھنا

٢۔ کہانت

٣۔ جادو

٤۔ علم نجوم

گم شدہ اشیاء، غائب اموراور بعض امراض کے اسباب کے متعلق بعض شعبدہ باز اور دجال جو خبر دیتے ہیں کہ فلاں نے تمہارے لئے ایسا ایسا عمل کیا ہے جس کے سبب سے تم مریض ہو گئے یہ جن وشیاطین کو کام میں لگانے کا نتیجہ ہوتا ہے، وہ لوگوں پر ظاہر بھی کرتے رہتے ہیں کہ دھوکہ اور تلبیس کے قبیل سے ان چیزوں کے عمل کے ذریعہ انہیں یہ حاصل ہوتا ہے اور کبھی یہ خبریں علم نجوم کے ذریعہ دیتے ہیں۔

مشق

۱-غیب سے کیا مراد ہے؟ اللہ کے ساتھ اس کے خاص ہونے کی کیا دلیل ہے؟

۲-غیب کی کچھ باتوں سے اللہ کن کو مطلع کر دیتا ہے؟ اور اس میں کیا حکمت ہے؟

۳-علم غیب کا دعوی کرنے والے کا کیا حکم ہے؟ اس کی دلیل بیان کرو

۴-دعوی علم غیب کی بعض صورتیں بیان کرو

جادو

یہ منتر اور گر ہیں ہوتی ہیں جن میں پھونکا جاتا ہے اور جھاڑ پھونک کے کلمات ہوتے ہیں جنہیں پڑھا جاتا ہے، اور دوائیں، جڑی بوٹیاں اور دھونی ہوتی ہے اس کی حقیقت ثابت ہے، اس میں سے کوئی دل اور بدن میں موثر ہوتا ہے جو آدمی کو بیمار کر دیتا ہے یا ہلاک کر دیتا ہے اور شوہر بیوی میں جدائی ڈال دیتا ہے، اور اس کی تاثیر اللہ کے قضاوقدر سے ہوتی ہے۔

یہ شیطانی عمل ہے، ان بس سے بیشتر تک پہونچا نہیں جا سکتا جب تک شرک نہ کیا جائے اور ارواح خبیثہ کے نزدیک محبوب شیء سے ان کا تقرب نہ کیا جائے اور انہیں عمل میں لانے کے لئے ان کے ذریعہ شرک نہ کیا جائے، اسی لئے شارع نے اسے شرک سے ملایا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

اجتنبوا السبع الموبقات قالوا يا رسول الله: وما هن؟ قال: الشرك بالله والسحر وقتل النفس التى حرم الله الا بالحق وأكل الربا واكل مال اليتيم والتولى يوم الزحف وقذف المحصنات المؤمنات الغافلات۔ (بخاری: ح ۲۷۶۶، مسلم: ۱/۹۲)

سات مہلک گناہوں سے بچو صحابہ نے پوچھا اے اللہ کے رسول وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک، جادو، ناحق اور غیر شرعی قتل، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، دشمن سے مقابلہ کے وقت بھاگنا، شادی شدہ برائی سے ناآشنا مومنہ عورتوں پر تہمت لگانا۔

ب- جادو کا حکم:

جادو کفر وشرک ہے جو عقیدہ کو توڑنے والا ہے، جادوگر کو قتل کرنا واجب ہے جیسا کہ اکابر صحابہ رضی اللہ عنھم کی ایک جماعت نے جادوگر کو قتل کیا ہے، جادوگر اور جادو کے متعلق لوگوں نے تساھل برتا ہے اور کبھی اسے ان فنون میں شمار کیا ہے جس پر فخر کرتے ہیں اور ان کے ماہرین کو ہمت افزائی اور انعامات سے نوازتے ہیں، اور جادوگروں کے لئے مجالس اور مقابلے منعقد کرتے ہیں جن میں ہزاروں شائقین اور ہمت افزائی کرنے والے حاضر ہوتے ہیں، یہ دین سے جہالت شان عقیدہ کی تحقیر اور اس سے کھلواڑ کرنے والوں کو قوت دینا ہے۔

ج- جادو کا کشف وازالہ (النشرۃ)

۱- اس کے معنی:

النشرۃ کا لغوی معنی: کشف وازالہ ہے۔

اور شرعی معنی: ایک نوع کے علاج اور جھاڑ پھونک سے مسحور سے سحر کو اتارنا۔

اس کا نام نشرہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ اسے ڈھانپ لینے والی بیماری کو بکھیرا جھاڑا اور کشف وازالہ کیا جاتا ہے۔

۲۔نشرہ کے انواع اور ہر نوع کا حکم۔

نشرہ کے دو انواع ہیں:

۱۔جادو کو اسی کے مثل جادو سے اتارنا، یہ شیطانی عمل ہے اور یہ نوع حرام ہے۔

۲۔دم، تعویذ اور مباح دعاؤں سے جھاڑنا، یہ نوع جائز ہے۔

مشق

۱۔جادو کی تعریف کرو

۲۔جادو کا کیا حکم ہے؟ دلیل کے ساتھ بیان کرو

۳۔نشرہ کی تعریف کرو اور اس کا یہ نام کیوں رکھا گیا ہے؟

۴۔نشرہ کے انواع اور ہر نوع کا حکم بیان کرو

کہانت اور عرافت

۱- کہانت وعرافت کی تعریف:

علم غیب اور غائب امور کے جاننے کے دعوی کو کہانت اور عرافت کہا جاتا ہے، جیسے یہ بتانا کہ زمین پر کیا رونما ہونے والا ہے اور کیا حاصل ہونے والا ہے، اور گم شدہ چیز کہاں ہے؟ اور یہ شیاطین کے وسیلہ سے ہوتا ہے، جو آسمان کی باتیں چوری چھپے سنتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِيْنُ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيْمٍ يُلْقُوْنَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُوْنَ ۔ (الشعراء: ۲۲۱، ۲۲۳)

کیا میں تم کو بتلاؤں شیطان کس پر اترتے ہیں ہر جھوٹ باندھنے والے گنہ گار پر اترتے ہیں، جو سنی سنائی بات جھوٹے بدکاروں کے کان میں ڈال دیتے ہیں اور ان میں اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔

یہ اس طرح ہوتا ہے کہ شیطان ملائکہ کے کلام سے کوئی کلمہ چوری سے سن کر لے اڑتا ہے اور اسے کاہن کے کان میں ڈال دیتا ہے اور کاہن اس ایک کلمہ کے ساتھ جھوٹ ملا دیتا ہے، پھر لوگ آسمان سے سنے گئے اس کلمہ کے سبب سے اس کی تصدیق کرنے لگتے ہیں۔

ب- کہانت وعرافت کا حکم:

اللہ سبحانہ علم غیب کے ساتھ منفرد ہے لہذا جو کوئی کہانت وغیرہ کے ذریعہ غیب کی کسی چیز کے متعلق اللہ کی مشارکت کا دعوی کرے یا اس کا دعوی کرنے والے کی تصدیق کرے تو اس نے اللہ کے خصائص میں دوسرے کو اللہ کا شریک ٹھہرایا، اور کہانت شرک سے خالی نہیں ہے، یہ اس حیثیت سے شرک فی الربوبیۃ ہے کہ اس میں علم میں اللہ کی مشارکت کا دعوی کیا جاتا ہے، اور شرک فی الالوھیۃ بھی ہے اس لئے کہ اس میں ایک عبادت کے ذریعہ غیر اللہ کا تقرب کیا جاتا ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

من أتى عرافا أو كاهنا فصدقه بما يقول فقد كفر بما انزل على محمد ﷺ۔ (احمد:۲/۴۲۹، حاکم:۱/۸)

جو شخص کاہن یا عراف کے پاس آیا اور اس کے قول کی تصدیق کی تو ایسے شخص نے محمد ﷺ پر نازل شریعت کا انکار کیا۔

ج- معاشرہ کے لئے کاہنوں، جادوگروں اور عرافوں کا خطرہ:

جس چیز کے لئے تنبیہ کرنا اور اس پر متنبہ رہنا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ساحر اور کاہن اور عراف لوگوں کے عقائد سے کھلواڑ کرتے ہیں، وہ اطباء کی شکل میں ظاہر ہو کر مریضوں کو غیر اللہ کے لئے جانور ذبح کرنے کا حکم دیتے ہیں کہ ایسے ایسے وصف کا بکری کا بچہ یا مرغی ذبح کریں یا ان کے

لئے شرکیہ طلسم یا شیطانی تعویذ ٹھیکرے کی شکل میں لکھ کر دیتے ہیں جنہیں وہ اپنی گردنوں میں لٹکاتے یا اپنے صندوقوں میں گھروں میں رکھ لیتے ہیں، اور ان میں سے بعض امور غیب اور گم شدہ چیزوں کی جگہوں کی خبر دینے والے کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں جن کے پاس جہال آ کر ضائع شدہ چیزوں کے متعلق سوال کرتے ہیں اور وہ ان کو ان کی خبر دیتے ہیں یا انہیں اپنے عامل شیاطین کے ذریعہ ان کے لئے حاضر کر دیتے ہیں، اور ان میں سے بعض صاحب خوارق وکرامات ولی کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں جیسے آگ میں داخل ہو جانا اور وہ ان پر کوئی اثر نہ کرے، اس کے علاوہ اور شعبدہ بازی کرتے ہیں جو حقیقت میں شیطانی عمل کا جادو ہوتا ہے، جسے فتنہ کے لئے ان کے ہاتھوں پر ظاہر کرتا ہے، یا یہ تخیلی امور ہوتے ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں بلکہ یہ مخفی حیلے ہوتے ہیں جنہیں نگاہوں کے سامنے عمل میں لاتے ہیں جیسے رسیوں اور ڈنڈوں کے ساتھ فرعون کے جادوگروں کا عمل تھا۔

د- جادو، کہانت اور عرافت کا شرک سے تعلق:

سحر، کہانت اور عرافت حرام شیطانی امور میں سے ہیں جو عقیدہ میں خلل ڈالتے یا اسے توڑ ڈالتے ہیں، اس لئے کہ یہ شرکیہ امور ہی سے حاصل ہوتے ہیں اور مسلمانوں کے لئے ممکن نہیں ہے کہ اسلام اور ان امور میں سے کسی کو اکٹھا کر سکے، یہ دو پہلوؤں سے شرک میں داخل ہیں۔

۱- اس میں شیاطین سے کام لیا جاتا ہے، ان سے تعلق رکھا جاتا ہے

اور اطاعت وعبادت میں سے جو انہیں محبوب ہو اس سے ان کا تقرب کیا جاتا ہے، تاکہ وہ ساحر اور کاہن کی خدمت کے لئے تیار ہوں، یہ سحر شیاطین کی تعلیمات میں سے ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ .
(البقرۃ:۱۰۲)

البتہ شیطانوں نے کفر کیا تھا جو لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے۔

۲- اس میں علم غیب کا اور علم غیب میں اللہ کی مشارکت کا دعوی ہوتا ہے، اور یہ کفر وضلال ہے، اللہ تعالی نے فرمایا:

وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَالَهٗ فِی الآخِرَةِ مِنْ خَلاَقٍ .
(البقرۃ:۱۰۲)

اور البتہ وہ- یہود- جانتے ہیں جو کوئی جادو خریدے آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

علم نجوم

ا-علم نجوم کی تعریف:

زمین کے واقعات پر ستاروں کے احوال سے استدلال کرنے کو علم نجوم کہا جاتا ہے، مثلاً اس کا پیشہ کرنے والے کہتے ہیں کہ جو شخص فلاں فلاں ستارے کے احوال گردش ورفتار کے مطابق شادی کرے گا اسے ایسے احوال پیش آئیں گے اور جو شخص فلاں ستارے کے احوال میں سفر کرے گا اسے ایسے احوال پیش آئیں گے اور جو فلاں فلاں ستارے کے احوال میں پیدا ہوگا تو اسے سعادت یا نحوست حاصل ہوگی جیسا کہ بروج اور اس سے متعلق قسمتوں کے بارے میں خرافات کا اعلان بعض مجلّات میں کیا جاتا ہے۔

ب- نجومیوں اوران کے پاس جانے والوں کا حکم:

بعض جاہل اور کمزور ایمان والے ان نجومیوں کے پاس جاتے ہیں اوران سے اپنی زندگی کے مستقبل کے متعلق معلوم کرتے ہیں اور یہ کہ اس میں اس پر کیا احوال پیش آئیں گے اور اپنی شادی وغیرہ کے بارے میں سوال کرتے ہیں اور جو شخص علم غیب کا دعوی کرے یا دعوی کرنے والے کی تصدیق کرے تو وہ مشرک کافر ہے اس لئے کہ وہ اللہ کے خصائص میں غیر

کی مشارکت کا دعویٰ کرتا ہے، اور ستارے تابع فرمان مخلوق ہیں ان کو حکم میں کوئی اختیار نہیں اور نہ ہی وہ نحوست وسعادت اور موت وحیات پر دلالت کرتے ہیں۔

ج۔ شمس وقمر کے منازل سیکھنے کا حکم

قبلہ واوقات صلوٰۃ اور فصلوں پر استدلال کے لئے شمس وقمر کے منازل کا سیکھنا اور ستاروں کی معرفت حرام علم نجوم میں سے نہیں ہے، اللہ تعالی نے فرمایا:

وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ۔ (النحل:١٦)

اور راہ کی نشانیاں اور ستاروں کے ساتھ ان کو راستہ ملتا ہے۔

نیز ارشاد ہے:

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِیْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ قَدْ فَصَّلْنَا الآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُوْنَ ۔ (الانعام:٩٧)

اور اسی اللہ نے تمہارے لئے ستارے بنائے تاکہ ان سے جنگل اور دریا کے اندھیروں میں راہ کا پتہ لگالو، جو لوگ علم رکھتے ہیں ان کے لئے ہم نے کھول کر نشانیاں بیان کردی ہیں۔

مشق

۱- کہانت کے کیا معنی ہیں؟ اور اس کا حکم کیا ہے؟

۲- معاشرہ پر ساحروں، کاہنوں اور عرافوں کے خطرات بیان کرو۔

۳- سحر، کہانت اور عرافت شرک میں کیوں داخل ہیں؟

۴- علم نجوم کی تعریف کرو اور اس کا حکم علت کے ساتھ بیان کرو۔

۵- درج ذیل امور کا حکم بیان کرو:

ا- جب بعض لوگ نجومیوں کے پاس اپنی زندگی کے مستقبل کے متعلق سوال کرنے جائیں۔

ب- قبلہ کی پہچان کے لئے بعض لوگوں کا شمس وقمر کے منازل کا علم حاصل کرنا۔

ج- قبلہ اور فصلوں کی معرفت کے لئے بعض لوگوں کا ستاروں کے منازل کا علم حاصل کرنا۔

مقابر و مزارات کی تعظیم اور قربانیوں اور نذروں سے ان کا تقرب

ا - الاضرحۃ والمزارات کے معنی:

- الأضرحۃ: وہ قبریں جہاں جن کی تعظیم کرتے ہیں

- المزارات: وہ قبریں، مکانات اور آثار وغیرہ جن کی اصحاب قبور وغیرہ کی عبادت اور تقرب کے لئے زیارت کی جاتی ہے۔

- القرابین: قربان کی جمع ہے، اس نذر، ذبیحہ اور کھانے کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ تقریب کیا جاتا ہے

- النذور: نذر کی جمع ہے، تقربات کے انواع میں سے جس کو انسان اپنے اوپر لازم کرے اسے نذر کہا جاتا ہے۔

ب - قبروں اور مزارات کی تعظیم اور ان سے تقرب کا حکم

یہ فعل غایت درجہ حرام ہے، یہ اللہ تعالی کے ساتھ شرک ہے اس لئے کہ اس میں عبادت غیر اللہ کے لئے انجام دی جاتی ہے، جب کہ غیر اللہ کے لئے عبادت کی کسی قسم سے تقرب جائز نہیں، یہ صالحین وغیرہ کے متعلق غلو ہے جسے اللہ تعالی نے حرام قرار دیا ہے، اس لئے کہ یہ ان کی عبادت تک

لے جاتا ہے، نبی ﷺ نے اپنی تعظیم میں مبالغہ سے منع فرمایا ہے، آپ کا ارشاد ہے:

لا تطرونی كما اطرت النصاری ابن مريم، انما أنا عبد فقولوا عبد الله ورسوله ۔ (بخاری:۳۴۴۵)

میرے متعلق اس طرح غلو مت کرنا جیسا کہ نصاری نے عیسی بن مریم کے لئے غلو کیا میں بس بندہ ہوں لہذا: تم مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔

نبی ﷺ نے ایسی قبر کو جس کی تعظیم کی جائے اور لوگ اس کے پاس جمع ہوں اللہ تعالیٰ کے سوا پوجے جانے والے بت کے درجہ میں رکھا ہے آپ نے فرمایا ہے:

اللهم لا تجعل قبری وثنا يعبد ۔ (احمد:۲/۲۴۶)

اے اللہ میری قبر کو بت نہ بنانا جس کی پوجا کی جائے۔

اسی لئے نبی ﷺ نے قبروں پر مساجد بنانے سے منع فرمایا ہے آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور أنبياء هم مساجد ۔ (بخاری ح ۱۳۹۰، مسلم:۱/۳۷۶)

اللہ تعالی یہود ونصاری کو لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد بنالیا۔

ان لوگوں نے جو کچھ کیا ہے اس سے آپ اپنی امت کو ڈرا رہے ہیں۔

نبی ﷺ نے بلند قبروں کو منہدم کر دینے کا حکم دیا ہے، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابوالہیاج اسدی سے کہا تھا:

ألا ابعثك على ما بعثني عليه رسول الله ﷺ : أن لا تدع قبرا مشرفا إلا سويته ، ولا صورة الا طمستها. (مسلم:٢/٦٦٦)

کیا میں تمہیں اس مہم پر نہ بھیجوں، جس پر اللہ کے رسول نے مجھے بھیجا تھا: یہ کہ کوئی بلند قبر نہ چھوڑو مگر اسے برابر کر دو اور نہ کوئی تصویر مگر اسے مٹا دو۔

ایسے ہی نبی ﷺ نے قبروں پر لکھنے، انہیں پختہ کرنے اور ان پر عمارت تعمیر کرنے سے منع فرمایا ہے، جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

نهى رسول الله ﷺ ان يجصص القبر وأن يقعد عليه وأن يبنى عليه . (مسلم:٢/٦٦٧)

رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ قبر کو پختہ کیا جائے اور اس پر بیٹھا جائے اور اس پر تعمیر کی جائے۔

حاصل یہ ہے کہ اسلام نے ان تمام امور کو حرام قرار دیا ہے اس لئے کہ یہ شرک کے ذرائع اور اس تک پہونچانے کے دروازے ہیں، لہذا ان

کا بند کرنا ضروری ہے۔

بہت سے اسلامی ممالک میں بہت سے مسلمان اس خطرناک مخالفت میں واقع ہو گئے ہیں، انہوں نے بہت سی قبروں اور صالحین کی قبروں کی تعظیم کی، اور کعبہ کی طرح ان کا طواف کیا اور حجر اسود کی طرح ان کا بوسہ لیا اور انہیں مسح کیا اور عبادات کی بہت سی انواع کو جو صرف اللہ کے لئے خاص ہیں ان کے لئے انجام دیا جیسے نذر اور ذبح وغیرہ، جلب نفع او دفع ضرر وغیرہ کے لئے ان کا قصد کیا، اس طرح وہ شرک اکبر میں واقع ہو گئے اس حیثیت سے کہ اللہ کے ساتھ دیگر معبودوں کو شریک کرلیا۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

ج -ان بدعات کے بعض خطرناک اثرات

۱- یہ سب کرنے والے بہت سے جہال کے یہاں خرافات اور فاسد افکار کا اشاعت پانا۔

۲- اللہ کے ساتھ شرک کا پھیلاؤ، اس لئے کہ یہ سارے اعمال شرک ہیں جیسا کہ بیان ہوا۔

۳- باطل طریق پر لوگوں کے مال کھانا اور یہ قبروں وغیرہ کی خدمت پر مامور خدام اور دربانوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔

۴- لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکنا، بعض لوگوں کا معاملہ اس حد تک پہونچ گیا ہے کہ وہ بیت اللہ الحرام کے حج سے مستغنی ہو گئے اور قبروں اور مشاھد کے قصد و زیارت پر اکتفا کرلیا ہے۔

۵- یہود و نصاریٰ سے ان کے شرک میں مشابہت، اس حیثیت سے کہ یہی ان کے شرک کا آغاز تھا، یعنی اپنے نبیوں اور اپنے صالحین کی قبروں پر مساجد بنانا۔

مشق

۱- الاضرحۃ، المزارات، القرابین، اور النذور کے معنی واضح کرو۔

۲- صالحین کی قبروں سے تبرک اور ان کی تعظیم کا کیا حکم ہے؟ اپنے قول کی دلیل بیان کرو۔

۳- صالحین کی قبروں پر اعتکاف اور ان سے تقرب اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیوں مانا جاتا ہے؟

۴- ان خطرناک بدعات کے پھیلاؤ سے فرد اور معاشرہ پر پڑنے والے بعض برے اثرات کا ذکر کرو۔

قبروں کی زیارت

رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے پہلے بتوں اور درختوں وغیرہ غیر اللہ کو حصول نفع اور دفع ضرر کے لئے پکارنا لوگوں میں عام ہو چکا تھا، اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے ہر ایسے دروازہ کو بند کرنے کی کوشش فرمائی جس سے اللہ تعالی کی عبادت اور اس سے دعاء میں لوگوں کے شرک کرنے کی راہ کھلنے کا اندیشہ تھا، اسی بناء پر رسول اللہ ﷺ نے شروع میں لوگوں کو قبروں کی زیارت سے منع فرمایا تا کہ یہ ان سے دعا اور اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کا ذریعہ نہ بن سکے پھر جب لوگوں کے عقائد خالص ہو گئے اور وہ شرک کی گندگی سے پاک ہو گئے تو اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے انہیں زیارت قبور کی اجازت دے دی۔

۱- زیارت قبور کا حکم:

عبرت اور فوت شدہ مسلمانوں کے لئے دعاء کی خاطر زیارت قبور مستحب ہے اس کی دلیل نبی ﷺ کا یہ قول ہے:

كنت نهيتكم عن زيارة القبور ......فزوروها فإنها تذكر الآخرة۔ (مسلم:۲/۶۷۱، ترمذی:۳/۳۷۰، الفاظ ترمذی کے ہیں)

میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روک دیا تھا سنو اب ان کی زیارت کرو اس لئے کہ یہ آخرت کو یاد دلاتی ہے۔

اسی طرح نبی ﷺ نے بقیع میں فوت شدہ مسلمانوں کی زیارت بارہا فرمائی اور ان کے لئے دعا فرمائی ۔لیکن قبروں کی زیارت ان سے تبرک اور فوت شدہ لوگوں کو پکارنے کے لئے حرام شرکیہ زیارت ہے۔

ب-کیا زیارت قبور کا استحباب مردوں کے لئے خاص ہے؟

اہل علم نے عورتوں کے لئے زیارت قبور کے جواز میں اختلاف کیا ہے، صحیح یہ ہے کہ ان کا قبروں کی زیارت کرنا منع ہے، اس لئے کہ اس کی ممانعت ان کے لئے ثابت ہے، اور اس کے بہت سے مفاسد ہیں جو ان کی زیارت قبور سے ان کے ضعف کے سبب سے جزع فزع اور ناراضگی وغیرہ کی صورت میں رونما ہوتے ہیں، زیارت قبور سے عورتوں کے منع کے چند دلائل یہ ہیں:

۱-حدیث: لعن اللہ زوارت القبور ۔ (ترمذی:۳/۲۶۲، اسے حسن صحیح کہا ہے)

اللہ نے کثرت سے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں کو لعنت کی ہے۔

۲-مفاسد کے سبب سے عورتوں کو جنازہ کے پیچھے چلنے سے منع کیا گیا ہے، لہذا زیارت قبور سے ممانعت بدرجہ اولی ہوگی۔

۳- نبی ﷺ کا زیارت قبور کی یہ علت بتانا کہ "تـذكـر الـموت وتـدمـع الـعين، وترقق القلب" (بیہقی:۴/ ۷۷) موت کو یاد دلاتی ہے، آنکھیں اشک بار کرتی ہے اور دلوں کو نرم کرتی ہے اور اگر یہ دروازہ عورت کے لئے کھول دیا جائے تو ضعف کے سبب وہ رونے پیٹنے، نوحہ وبین کرنے اور جزع فزع میں مبتلا ہو جائے گی۔

ج- زیارت قبور کی مشروعیت کی علت:

قبروں کی زیارت دو اسباب سے مشروع کی گئی ہے:

۱- میت کے حال سے عبرت ونصیحت یہاں تک کہ زائر موت کو یاد کرے اور اللہ سے ملاقات کی تیاری کرے

۲- فوت شدہ لوگوں پر سلام، ان کے لئے استغفار اور ان کے لئے دعاء یہی مشروع زیارت ہے، اس کے سوا ہر زیارت ممنوع اور حرام ہے۔

د- زیارت قبور کی دعا:

نبی ﷺ نے اپنے اصحاب کو زیارت قبور کے وقت کی دعا سکھائی ہے، نبی ﷺ زیارت قبور کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

السـلام عـلـى اهـل الـديـار من المؤمنين والمسلمين يـرحم الله المستقدمين منا والمستأخرين وإنا ان شاء الله بكم لاحقون۔ (مسلم:۲/ ۶۷۱)

مسلم ومومن دیار والوں پر سلامتی ہو اللہ ہم میں سے اگلوں اور

پچھلوں پر رحم فرمائے اور ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں

اس کے علاوہ اور دعائیں بھی ثابت ہیں ۔

لیکن بعض لوگ قبروں کے پاس اپنے لئے دعاء یا قرآن خوانی اور ان کے پاس نماز وغیرہ جو ادا کرتے ہیں یہ سب حرام بدعات ہیں، اور اس سے زیادہ برا اصحاب قبور سے طلب برکت اور ان سے جلب نفع اور دفع ضرر کی طلب ہے اور یہ کہ وہ نفع اور ضرر کے مالک ہیں، یہ شرک اکبر ہے اور اسلام سے خارج کر دینے والا ہے۔

۵- زیارت قبور کے لئے سفر کا حکم:

زیارت قبور جیسی بھی ہو اس کے لئے سفر کرنا شرعا جائز نہیں ہے، بلکہ حرام ہے، اس لئے کہ حدیث شریف میں مذکور تین مساجد کے علاوہ کے لئے سفر جائز نہیں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد : المسجد الحرام، ومسجدي هذا والمسجد الاقصىٰ ۔ (بخاری: ح ۱۱۹۸، مسلم: ۲/۱۰۱۴)

نہ کجاوے کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف مسجد حرام، میری یہ مسجد اور مسجد اقصی ۔

شد رحال کے معنی ہیں وسائل سفر میں سے کسی وسیلہ سے سفر کرنا، جیسے موٹر، ہوائی جہاز، آبی کشتیاں اور جہاز، پیدل اور چوپایوں پر۔

و-قبروں کو بلند اور پختہ بنانے وغیرہ کا حکم

قبروں کو بلند کرنا، ان پر عمارت بنانا، قبے تعمیر کرنا، اور ان پر لکھنا وغیرہ وہ امور ہیں جو لوگوں کے درمیان بہت پھیلے ہوئے ہیں، اور یہ سب کچھ ان احادیث کے برخلاف ہو رہا ہے جن میں ان کی ممانعت آئی ہے، کچھ احادیث یہ ہیں:

۱-حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

لعنة الله على اليهود والنصارى اتخذوا قبور أنبياء هم مساجد . (بخاری: ح ۱۳۹۰، مسلم: ۱/ ۳۷۶)

یہود و نصاری پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مساجد بنالیا۔

۲-حضرت جندب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وفات سے پانچ دن پہلے فرمایا:

ألا إن من كان قبلكم كانوا يتخذون قبور أنبياء هم مساجد ألا فلا تتخذوا القبور مساجد فإني أنهاكم عن ذلك . (مسلم: ۱/ ۳۷۷، ۳۷۸)

سنو جو لوگ تم سے پہلے تھے وہ اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیتے تھے، خبردار قبروں کو مساجد نہ بنانا میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔

۳۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إن من شرار الناس من تدركهم الساعة وهم احياء والذين يتخذون القبور مساجد۔ (احمد: ۱/ ۴۳۵ بسند جید)

بدترین لوگوں میں سے وہ لوگ ہیں جن پر قیامت قائم ہوگی اس حال میں کہ وہ زندہ ہوں گے اور وہ لوگ جو قبروں کو مساجد بنالیتے ہیں۔

زیارت قبور سے متعلق نبی ﷺ کی حالت وسنت اور آپ کے اصحاب کے احوال اور آج بہت سے لوگوں کے حال میں مقارنہ سے دونوں حالتوں میں شدید تناقض واضح ہوتا ہے اور دونوں میں جمع وتطبیق محال معلوم ہوتی ہے، تناقض کی چند صورتیں یہ ہیں:

۱- نبی ﷺ نے قبروں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور یہ لوگ ان کی طرف نماز پڑھتے ہیں۔

۲- نبی ﷺ نے قبروں کو مساجد بنانے سے منع فرمایا ہے اور یہ لوگ ان پر مساجد تعمیر کرتے ہیں اور ان کا نام ''مشاھد'' رکھتے ہیں۔

۳- نبی ﷺ نے قبروں پر چراغ روشن کرنے سے منع فرمایا ہے اور یہ لوگ قندیلیں اور چراغ ان پر روشن کرتے ہیں۔

۴- نبی ﷺ نے قبروں کو عید بنانے سے منع فرمایا ہے اور یہ لوگ انہیں عید بناتے اور عرس ومیلہ لگا کر اکٹھا ہوتے ہیں۔

۵ - نبی ﷺ نے قبروں کو برابر کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ لوگ انہیں بلند کرتے ہیں۔

۶ - نبی ﷺ نے قبروں پر لکھنے سے منع فرمایا ہے اور یہ لوگ ان پر لکھتے ہیں۔

مشق

۱- زیارت قبور کا حکم بیان کرو اور اپنے قول کی دلیل ذکر کرو۔

۲- عورتوں کے قبروں کی زیارت کا کیا حکم ہے؟ اپنا قول دلیل سے واضح کرو۔

۳- زیارت قبور کی مشروعیت کی حکمت بیان کرو۔

۴- قبروں کے پاس دعا کرنے، قبر والوں سے برکت طلب کرنے، اور نماز کے وقت ان کا استقبال کرنے کا کیا حکم ہے؟

۵- کیا مشاھد و مقابر کی زیارت کے لئے سفر کرنا جائز ہے؟ اپنے قول کی دلیل بیان کرو۔

۶- قبروں پر عمارت تعمیر کرنے اور انہیں مساجد بنانے کا کیا حکم ہے؟ اپنا جواب دلیل سے واضح کرو۔

۷- قبروں پر لکھنے، انہیں پختہ بنانے، انہیں بلند کرنے اور ان پر روشنی کرنے جیسے امور میں نبی ﷺ کے طریقہ کی لوگوں کی طرف سے مخالفت کس حد تک پہونچ چکی ہے اسے مسلمانوں کی موجودہ حالت کی روشنی میں واضح کرو۔

فہرست



